نور

قادیان دارالامان سے ... ہر ماہ ... کو شائع ہوتا ہے

... جنوری ۱۹۱۸ء

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

(۵) سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالوں سے سکھوں میں اشاعت اسلام کرنا

ضوابط

(۱) عوام سے (سالانہ) ششماہی ۱عہ

(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ (صہ)

(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ علیحدہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی پرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے

KHILAFAT LIBRARY

جلد (۶) | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان! | نمبر ۱۵-۱۶

تازہ خبریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو پچھلے دنوں خراش گلا کی تکالیف تھی بحمد للہ اب آرام ہے (۲) میر محمد اسحاق صاحب کا ۲۴ جنوری کو ہستی باری تعالےٰ پر لیکچر ہوا ۔ کامیابی سے ۔"

مغربی محاذ میں متخاصمین کی جدوجہد۔ مغربی محاذ سے کوئی اہم خبر موصول نہیں ہوئی۔ سوئنز کے متصل زیادہ تر توپخانہ کی جنگ معلوم ہوتی ہے۔ رہتس کے قریب فریخ پیشقدمی کر رہے ہیں اسنا کے ریلوے میں نیو پورٹ کے پاس بھی ترقی کی گئی ہے کیرنتی کے قریب جو خندقیں ۱۴ جنوری کو چھینی گئی تھیں ان کے ایک حصہ پر دشمن قابض ہو گیا۔

تسخیر لابی کی خبر محتاج تصدیق ہے۔ لابی کے مسخر ہونے کی افواہ کی ہنوز تصدیق نہیں ہوئی۔

فریخ مراجعت کا باعث۔ فریخ اخبارات سوئنز کے متصل این کے شمال کے پہلو سے فریخ مراجعت کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ دریا کی طغیانی سے دو پلوں کے ٹوٹ جانے سے ادر کی فوج کی حالت جسے گولہ باری کی ضرورت تھی۔ مخدوش ہو گئی تھی۔ این کے شمال میں سینٹ پال پر فریخ تسلط کو اخبار مذکور نہایت اہمیت دیتے ہیں۔

مشرقی منظر جنگ: روسی دریائے جولا کے دائیں کنارے پر بدستور ترقی کر رہے ہیں۔ اور سیرپی کے مغرب میں تین میل کے فاصلہ پر انہوں نے ایک گاؤں سے دشمن کو خارج کر دیا۔ جرمنوں نے مزید براں ڈیجو کے مارسکنلسے پر سخت حملے کیے۔ اور نگیولی سے بیباکانہ لڑائی ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آگے کی کیبنی کیطرف ایک خندق پر وہ مسلط ہو گئے۔ جو دور جنوب میں واقع ہے روسی لشکر ہرادل بکرونہ سے آگے بڑھا۔ اور وہ کرس بابا پر قابض ہو گیا۔ جہاں سے ٹرنسوانیا کو راستہ جاتا ہے

قفقاز میں ترکوں کو ہزیمت۔ قفقاز میں روسیوں نے ترکوں کو پھر شکست دی۔ اور کرورگان میں یازدہم ترکی ڈویژن ...

کوزرکا قلع قمع کر دیا۔

شام کی ترکی سپاہ میں بدنظمی:۔ مفرورین شام کے ذریعہ سے قاہرہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ترکی سپاہ کی انتظامی و عام حالت ابتر ہے بہت سے سپاہی بدنظمی کی وجہ سے فاقہ کشی میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ رسد بافراط موجود ہے۔ جرمن افسروں اور ترکوں کے باہمی تعلقات میں کشیدگی عیاں ہے۔ جرمنوں کو اندیشہ ہے کہ اگر مصر پر یورش کے دوران میں نہر سویز کے عبور کرنے میں ناکامی ہوئی تو کہیں ترک ہم پر ہی نہ ٹوٹ پڑیں۔

متخاصمین سکوت و سکون کے عالم میں فرانس سے ٹائمز کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ تقریبًا ایک ماہ سے کوئی اہم تغیر ظہور میں نہیں آیا۔ لابی جنگی پہلو سے نہایت اہم مقام ہے اور لٹس اور این کے رسل و رسایل کا راستہ اسکی زد میں ہے۔ جس پر دشمن نہایت مضبوطی سے قابض ہے فریقین پر یہاں سکوت چھا رہا ہے جو کیچڑ میں دھنسے ہوئے ہیں خندق کے کسی خفیف سے حصے پر بھی حملہ ناممکن ہے۔

مغربی محاذ میں جنگی مستعدی۔ مغربی منظر جنگ میں اس جگہ کے سوا جہاں کیچڑ مانع نقل و حرکت ہے پھر سرگرمی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ سوئنز اور ریتس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

فریخ پیشقدمی۔ فرانس نے سٹنر کی طرف نمایاں پیشقدمی سے کئی جرمن استحکامات پر قبضہ کر لیا۔ جو پونٹ لے موسوں کے شمال مغرب میں واقع ہیں۔ پولٹس لا پریٹری کا صرف ایک حصہ دشمن کے پاس رہ گیا ہے لائن کی طوالت ان جرمن افواج کے سلسلہ رسل و رسایل کو معرض خطرہ میں ڈالتی ہے جو سیٹ ہمیل اور وردن پر قابض ہیں اور وردن پر جرمنی کے سخت حملے کے ارکان کو کم کرتے ہیں

عینی مشاہدہ:۔ ایک فریخ عینی مشاہدہ کی بنا پر اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ این کی طغیانی نے ایک کے سوا تمام پلوں کو تباہ کر دیا اور جو ایک پل باقی رہ گیا تھا اس نے فریخ لشکر کو مجبورًا مراجعت کیا۔ ریتس کے متصل حالات جنگ پر سرسری نظر ڈالنا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ ۱۲ دسمبر کے بعد مسلسل حملوں سے سوا میل پیشقدمی کی گئی۔ فرانس نے ایک دن جن حملے کئے اور مبیں جوابی حملوں کو پسپا کیا۔ کوہ ۲۰۰ جیسے فرانس فتح کرنے کے بعد سے قابض ہے ایک نہایت مورچہ بند و مستحکم مقام ہے۔

شمال السیس میں معرکہ آرائیوں کا نتیجہ قابل اطمینان ہے دشمن باوجود کمک کے فریخ پیشقدمی کو روک نہ سکا۔

پولینڈ اور قفقاز:۔ پولینڈ سے کوئی اہم خبر موصول نہیں ہوئی قفقاز کے روسی ہیڈ کوارٹر کی رپورٹ سے منکشف ہوتا ہے کہ کرورگان کے منہزم ترکوں کا مسلسل تعاقب جاری ہے اور بینی کیستی میں ترکی ڈویژن مستاصل کر دیا گیا۔

شیخ کویت کا پچاس ہزار کا عطیہ:۔ شیخ سر مبارک بن صبیح شیخ کویت نے صلیب احمر کی سوسائٹی کو پچاس ہزار روپیہ عطا کیا۔ اس فیاضانہ اور بلا تحریک وایما ثبوت وفاداری کو حضور وائسرائے بنگاہ استحسان دیکھتے ہیں۔

بلگیریا کے توقعات اور اسکی پالیسی۔ صوفیہ شاہ و وزیر اعظم بلغاریہ کے مابین سال نو کی مبارکبادوں کا تبادلہ ہوا جس میں توقع ظاہر کی گئی تھی۔ کہ سال نو بلغاریہ کی امیدوں کو بر لانے اور قومی مطمح نظر کے حصول کا موجب ہوگا۔

بلغاری ڈیلیگیٹ کا بیان ہے کہ سرویا و بلگیریا کے تعلقات مابین روبہ ترقی ہیں۔ اس نے کہا کہ بلگیریا سختی سے بے تعلقی پر عمل پیرا رہے گا۔ اور اسکی ہمدردی ادھر ہوگی جدھر وہ اپنا فائدہ دیکھیگا

ایکسویں برٹش لارڈز اس وقت میدان جنگ میں موجود ہیں۔

نور پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ محمد یوسف ایڈیٹر مالک پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

نانک پنتھیوں میں ایڈیٹر نور کا کام کیسی وسعت حاصل کر رہا ہے

KHILAFAT LIBRARY

یہ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور اسکی ذرہ نوازی ہے کہ خدا تعالےٰ خاکسار کے کام کو کامیابی عطا فرما رہا ہے۔ خدا کسی کی محنت کو ضایع نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک انسان کو اس کی دلی لگن کا ثمرہ ضرور دیتا ہے میں نے لوگوں کے سامنے اس امر کو رکھا کہ نانک پنتھیوں میں تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اور بفضل خدا چند سالوں کی لگاتار محنت سے نتیجہ کا کچھ ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس سوائے دو چار لوگوں کے اور کسی نے اس ضروری اور اشاعت اسلام کے اہم ترین کام پر کان نہ دہرے خاکسار نے سکھوں اور آریوں میں اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی میں ٹریکٹ لکھ کر مفت تقسیم کئے۔ مگر بتلاؤ تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اس طرف کان دہرے خاکسار ایڈیٹر نور نے ان سب ٹریکٹوں کی لکھائی چھپائی وغیرہ کا کل خرچ اپنی گرہ سے ادا کیا۔ مگر تم میں سے کتنے ہیں جنکے دل پسیجے کہ محمد یوسف کیپاس کوئی جاگیر نہیں ہے وہ صاحب جائداد نہیں البتہ اس کے دل میں اشاعت اسلام کیلئے ایک امنگ اور اٹل جوش ہے جو تھامے نہ تھمتا اور روکے نہ رکتا ہے اس اشاعت اسلام کے فرض ادا کرنے میں اس مجاہد بھائی کی ضروری مدد کرنی چاہیئے۔

میں خوب سمجھتا ہوں میں نے سندھ اور یوپی میں پھر کر دیکھا کہ وہاں اشاعت اسلام کے لئے کسقدر دائرہ وسیع ہے اور کسطرح نانک پنتھیوں میں اشاعت کی وسعت اور گنجایش ہے وہاں سے واپس آ کر میں نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ سب سے پہلے جو کام کیا وہ نانک پنتھیوں میں اردو۔ ہندی گورمکھی وغیرہ میں مفت ٹریکٹوں کی اشاعت کا کام تھا۔ نور کا ایڈیٹر غریب ہے نور جسطرح ایڈٹ کیا جاتا ہے جسطرح آپ تک پہنچایا جاتا ہے۔ ان مشکلات کا سوائے ایڈیٹر نور کے اور کون اندازہ لگا سکتا ہے مالی حالت کے لحاظ سے نور آجکل سخت آزمایش میں ہے۔ نور کا ایڈیٹر آجکل خود ہی مینیجری کا کام کرتا ہے خود ہی کلرکی اور خود ہی ایڈیٹری کا کام۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نور آجکل کن مشکلات سے گذر رہا ہے۔ مگر باوجود ان مشکلات کے جب خاکسار ایڈیٹر نور نے یہ دیکھا کہ سندھ اور یوپی وغیرہ نانک پنتھیوں میں اشاعت اسلام کا میدان بہت وسیع ہے تو پھر میں نے ان مالی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ مختلف زبانوں میں پانچہزار ٹریکٹ چھپوا کر نانک پنتھیوں اور آریوں میں مفت تقسیم کئے گئے۔ جبکہ نور کی مالی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے ہمنے ان کے سامنے اول تو خنجر رکھ دیا

پھر کلیجہ رکھ دیا دل رکھ دیا سر رکھ دیا

مگر ان سخت ترین مشکلات اور حد ترین مالی ابتلا میں ایک چیز ہے جو دل کو ڈھارس دے رہی ہے وہ یہ کہ ہم نے یہ روپیہ کسی ناجائز بات پر خرچ نہیں کیا بلکہ اشاعت اسلام کے اہم ترین فرض کیلئے جسکے واسطے آجکل۔ تن من اور دہن کے قربان کرنیکی ضرورت ہے۔ آجکل اسلام کی زمین پیاسی ہے اسکی زرخیزی کیلئے چند پانی کے قطروں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پانی کی (اس) ضرورت ہے جسکے لئے قرآن شریف ہمیں یہ ہدایت کرتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ (ع ۲) بہر حال میں اللہ تعالےٰ کی رحمت کا ہر وقت امید وار ہوں قرآن کریم ہمارے سامنے یہ تعلیم رکھتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کی رحمت سے بے امید نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے کافر بے امید ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے میری محنت اور سعی سے بڑھ کر مجھے بدلا دیا۔ الحمد اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نانک پنتھیوں میں ایک خاص ہل چل اور تحریک پیدا ہو رہی ہے۔

ایک نانک پنتھی اپدیشک کا خط

چند روز ہوئے کہ مجھے ایک سکھ اپدیشک کا خط ملا۔ یہ سکھ اپدیشک خالصہ دہرم کا بینظیر واقف سکھوں میں اس کی خاص عزت ہے۔ وہ گورمکھی میں خط لکھتا ہے جسکے خط کے بعض حصوں کی عبارت جوں کی توں درج ذیل کی جاتی ہے:۔

میں نے آپکی کجھ (کچھ) پستکاں (کتابیں) اور اخباراں (اخبارات) پڑھے ہیں۔ میرا دل آپکے خیالوں (خیالات) میں رجھ گیا (متاثر ہو گیا) جو ہن تک (ابھی تک) رجھا ہوا ہے (متاثر ہے) جیکر (اگر) اگر میں آپدی طرف دا خیال کراں (اگر آپکی طرف خیال کروں) یا میں مسلمان ہو جاواں تو میری قوم دے (کے) لوگ میرے شستر و (دشمن) ہو جائینگے۔ اور سارے سکھ مینوں (سب مجھے) برا سمجھن لگ جان گے (برا سمجھینگے) جیکر (اگر) آپ دے (آپکے) پاس آیا ہویاں (آ نیسے) مینوں (مجھے) کوئی تکلیف ہو تاں (تو) ٹھیک ہے۔ اس سے ایہہ (یہ) نا سمجھ لینا کہ کسی طرح دا (کا) طمع کر کے آوندا ہاں (آتا ہوں) ہرگز نہیں خالی (صرف) آپ دی (آپکے) مذہب دے (کے) خیال پیارے لگتے ہیں۔ ایہہ گل (یہ بات) میں نے آپ کو اس لئے لکھی ہے کہ ایسا نہ ہووے کہ میں اس سے بھی جاؤں اور آپ کی بھی پیٹھ (پشت) ہو جاوے۔"

خیال فرمائیے کہ اس خط میں اس اپدیشک نے کسطرح بے خوف و خطر دایچ و پیچ کے اپنے خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ صرف اس اپدیشک پر ہی کیا منحصر ہے۔ خدا کے فضل سے اس وقت بہت سے ایسے نانک پنتھی دوست ہیں جو اس امر کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے اور اگر انہیں اظہار اسلام میں کوئی خیال مانع ہے۔ تو میں

جس کا رونا میں آئے روز اپنی اخبار میں روتا رہتا ہوں۔

ایک اور معزز سکھ کا خط

اب ایک دوسرے معزز سکھ کا خط ملاحظہ فرمائیے

آپ سکھ مذہب کے بے نظیر عالم ہیں اور ایک معقول عہدہ پر ملازم ہیں۔ عرصہ سے ان کے ساتھ خاکسار ایڈیٹر نور کا تبادلہ خیالات جاری ہے۔ آخر حق غالب آیا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"افسوس کہ کمترین سالانہ جلسہ سے مستفیض نہ ہو سکا۔ کمترین نے رخصت مانگی تھی جو کہ نامنظور ہوئی۔ آپ اپنی رائے مبارک سے مطلع کریں کہ آیا کمترین آپکے ساتھ ملکر اشاعت اسلام میں حصہ لے سکتا ہے۔ کوئی کامیابی کی راہ ہے اگر کچھ کامیابی ہو سکے تو کمترین موجودہ ملازمت کو دینی کام پر نثار کرنے کو آمادہ ہے۔"

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خدا کے فضل سے نانک پنتھی یا سکھ صاحبان میں اندر ہی اندر خاکسار کی تحریک کیسے نیک ثمرات پیدا کر رہی ہے اور کسطرح حق جو طبایع کو اسلام کی طرف لا رہی ہے۔"

سندھ کے نانک پنتھیوں میں عالمگیر تحریک

نور کے ناظرین سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہوگا کہ سندھ کے نانک پنتھیوں میں سندھی میں ایک ٹریکٹ لکھ کر تقسیم کیا گیا۔ اس کے اثر کو۔ ایک معزز دوست بدیں الفاظ تحریر فرماتے ہیں:۔

KHILAFAT LIBRARY

ٹریکٹ بہت فایدہ کیا۔ نانک پنتھی ملتے ہیں کہ بہت خوب لکھا ہے اور سچ ہے کہ مذہب پر بہت بات چلتی ہے ایک ہندو اخبار کے ایڈیٹر نے بحث کرتے وقت کہا ہمیں اسلام کی خبر نہیں سمجھاؤ۔ اب میں اتنی طاقت کہاں سے لاؤں جو انہیں اسلام سمجھا سکوں۔ بہت اسلام کے قایل ہو گئے ہیں مگر انکی حالت قابل رحم ہے۔ عیال و اطفال چھوڑنا بہت مشکل ہے۔ ایک دیوان ہندو بالکل قائل ہو گیا ہے اپنے قبیلہ کو سمجھا رہا ہے قبیلہ کیطرف اس کا خیال ہے کہ اسلام قبول کرے۔

آجکل سندھ میں بادا نانک کے مسلمان ہونیکے متعلق بڑا بھاری چرچہ ہے۔ کوئی سندھ کا اخبار خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اسی بحث کی سختی سے مشغول پاؤگے۔ آج سندھ میں وہ اخبار اخبار ہی نہیں سمجھا جاتا۔ جسمیں بادا نانک کے متعلق ذکر نہ ہو۔ آج سندھ میں کوئی اخبار ایسا نہیں پاؤگے جو بادا نانک کے ذکر سے خالی ہو۔ یہ سب اس چھوٹے سے سندھی ٹریکٹ کی ہی آگ لگائی ہوئی ہے چنانچہ ابھی مجھے ایک دوست کا خط سندھ سے ملا جو یہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

ڈیر شیخ صاحب سلامت

اسلام علیکم۔ ہماری کتاب بابا نانک ست وچن سندھی کی ایک اخبار نے اکتوبر سے ریویو یا جواب شروع کیا ہے مگر وہ جواب خود اخبار کا نہیں ایک ہندو کا ہے جو خود نھکلنگ اوتار کہلاتا ہے۔ لاڑکانہ سندھ میں رہتا ہے اخبار بھی لاڑکانہ کی ہے نام خیرخواہ سندھ ہے۔ یہ پیپر خیرخواہ لاڑکانہ سے ہر ہفتہ میرے پاس آتا ہے۔ اسکے اشتو سب ایک جگہ جمع کرتا جا رہا ہوں۔ کل ایڈیٹر اخبار الحق کا میرے پاس آیا۔ اس کو دکھایا جو سب اشتو لیکر گیا۔ جواب دینگے۔ آگے بھی اسی نے دنداں توڑ جواب دیئے تھے۔ مگر اس نے اپنی دھن کا تار ویسے ہی بجا کے دکھایا ہے ایک بڑا اچھا ثبوت دیا ہے۔ کہ نانک نے ویدوں کو کھنڈن نہیں کیا۔ مگر ویدوں میں ان زیادتوں کا کھنڈن کیا ہے جو برہمنوں نے اپنے لالچ کے سبب ویدوں میں داخل کیا ہے ورنہ وید بالکل سچے ہیں۔ اس سے معلوم پڑتا ہے کہ ویدوں میں بھی تغیر و تبدل ہو گیا ہے۔ اسکا جواب اس کو دیا تھا کہ قرآن شریف ہی ایک کلام خدا ہے جو کم بیش نہیں ہوا۔ اور سب کتابیں تغیر و تبدل ہو گئی ہیں۔ یہ بیچارہ نھکلنگ اوتار لاڑکانہ کا ایک آدمی ہے اور مزے کی باتیں اسکی اخبار میں شایع ہوتی ہیں۔ ایک جگہ بولتا ہے کہ نانک نے جو بولا ہے۔ کلمہ اک یاد کر دا اور نہ باکھو بات

اور پھر "کلمہ اک لیکار یا دوجا نا ہیں کوئی"۔ اسیطرح کلمہ شریف کی نسبت جو شلوک لکھے ہیں اسکی بابت بولتا ہے کہ کلمہ کے معنے خدا ہے اور نہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ کلمہ اس ٹکڑے کو بولتا ہے لا الہ الا اللہ۔ اور بولتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اتنا کلمہ پڑھتے تھے۔ اور نہ محمد رسول اللہ بولتے تھے۔ عجب دلیل۔ اس نے بہت کچھ کتابیں بھی تصنیف کی ہیں یہتر ہوتا۔ اگر آپکا اخبار روز اس کو ملتا۔ ضرور اس سے اس کے دل میں کچھ اثر پیدا ہوتا۔ ایک درکلی ہنگہ نام آدمی جو پیر بخش بھٹہ کے گاؤں میں رہتا ہے اسی نے ایک کتاب ہماری کتاب سندھی کے جواب میں بنائی ہے۔ ایک کاپی وی پی کرکے بھیجنے کیلئے لکھا بھی ہے مگر پھر جواب آیا" اب خیال فرمایئے" اللہ تعالیٰ کسطرح لوگوں کو تیار کر رہا ہے کسطرح اسلام کی تعلیم اندر ہی اندر اپنا اثر دکھا رہی ہے۔

ایک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا!

اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

صرف ہمت کیضرورت ہے اب تو ہاتھ پر ہاتھ دہر کر بیٹھنے کا نہیں ہے بلکہ کمر ہمت باندھنے کا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں اکثر خیرخواہ ملت خاکسار کے اس کام کو نظر تحسین سے دیکھ رہے ہیں وہاں کچھ مہربان ایسے بھی ہیں جو حسد اور بغض میں جل بھن کر خاکسار کے اس کام کے متعلق لوگوں میں طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلانا اپنا مقصد سمجھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلب میں سکھوں میں اشاعت اسلام کیلئے ایک خاص درد اور قلق تھا حضور پر نور کی آخری کتاب چشمہ معرفت بھی سکھوں میں تبلیغ پر ہی ختم ہوئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح رض اول خاکسار کے اس کام کو کمال عزت کی نگاہ سے دیکھتے رہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کمال عزت اور قدر کی نگاہ سے خاکسار کے کام کو دیکھ رہے ہیں ہم سب کا فرض ہی اشاعت اسلام ہے سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کام میں خاکسار بھی کسی سے پیچھے نہیں پاؤگے۔ پھر خواہ مخواہ کی چھیڑ خوانی سے کیا فائدہ۔ ان زبردستوں میں خود تو اشاعت اسلام کی توفیق نہیں ہے۔ مگر یہ زبردست دوسرے کو اشاعت اسلام میں مشغول پاکر چین سے نہیں بیٹھ سکے۔ بلکہ عجیب در عجیب راہوں سے اشاعت اسلام کے مجاہدین کے راستوں میں رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ میں ہمیشہ فتنہ و فساد سے خدا کی پناہ مانگتا رہا ہوں۔ اور خوب سمجھتا ہوں کہ ان زبردستوں کا کیا جائے گا۔

کھسیانی آگ لگا جمالو دور کھڑی!!

مگر کیا ان زبردستوں کی چوٹیں۔ اور ان کی کند چھریوں کے زخم ان کی نوک دار بلم کی نشانہ بازی مجھے اشاعت اسلام سے باز رکھ سکے گی؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

الحمد للہ سے ہم نے یہی سیکھا۔ اسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی۔ خدا اور اس کے رسول نے ہمارے کاندھوں پہ یہی بوجھ رکھا کہ آج اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی کام نہیں ہے اشاعت اسلام کا چسکا اور حس تو میرے روم روم میں سرایت کر چکی ہے۔ اب کون طاقت ہے جو میرے روم روم سے اس حس اور خواہش کو نکال سکے۔

قرون اولےٰ کے مسلمانوں کو اشاعت اسلام کی پاداش میں کن کن دلخراش اور قلب شکن داستانوں سے گزرنا پڑا۔ زندہ دار پر کھینچے گئے۔ گرم اور لوہے کی سلاخوں سے ان کے بدن چھیدے گئے۔ ان کی بوٹی بوٹی نوچی گئی۔ ٹکڑے ٹکڑے اڑائے گئے۔ کند چھریوں سے نہایت سنگدلی سے ان کو ذبح کیا گیا۔ مگر کیا کوئی طاقت اشاعت اسلام سے انکی تڑپ کو کم کر سکی۔ تم اس صحابی کا نمونہ اپنے سامنے لاؤ۔ جو ہاتھ میں اسلام کا علم لئے اشاعت اسلام میں مصروف تھا دشمن اس کے سر پر چڑھ آتا ہے۔ دوست اسے منع کرتے ہیں کہ آگے نہ جاؤ۔ مگر وہ کہتا ہے ہٹ جاؤ۔ میرا راستہ چھوڑ دو۔ میں سمندر کو چیر کر پار کے ساحل پہ اسلام کا جھنڈا گاڑتا ہے۔ آہ یہ کیسے دلمیں اتر جانے والے الفاظ ہیں۔ دشمنوں نے دایاں ہاتھ کاٹ دیا جھنڈے کو بائیں ہاتھ سے سنبھالا۔ وہ بھی کٹ گیا اس بہادر نے گھٹنے میں دبا لیا وہ بھی کٹ گئے اس جری نے للکار کر کہا جب تک میرے جسم میں سکت ہے جھنڈا نیچے نہ گرنے دونگا اور یہ کہکر جھنڈے کو دانتوں میں تھام لیا۔ جس کے سامنے یہ زبردست اور دلوں کو لرزا دینے والے امثلہ ہوں اسے زید یا بکر کی خواہ مخواہ کی چھیڑ خانی "بے کار سازش کچھ کیا کر ڈالوں کی غلط فہمیوں کے پھیلانے کا کیا اثر ہو سکتا ہے پیارو میں انشاءاللہ تعالیٰ اشاعت اسلام میں لگا رہونگا۔ جبتک کہ خدا میرے صدق کو آپ لوگوں پر ظاہر نہ کر دے اور یا میں اس کوشش میں فنا ہو جاؤں آمین یا رب العلمین

اخبار نور قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ جنوری ۱۵ء
KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان شریف

مورخہ ۱۷- جنوری ۱۹۱۵ء

ایڈیٹر خالصہ سماچار کا چیلنج منظور

حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہندو تھے یا مسلمان؟

آپکی مذہبی پوزیشن ضرور صاف ہونی چاہیئے؟

اگرچہ فی الحال ہمارا ارادہ اس موضوع پر کچھ لکھنے کا نہ تھا۔ گذشتہ سال ہم ۱۹ ستمبر کے اشوز میں خالصہ سماچار نے ہمیں مخاطب کرکے بہت کچھ کہا سنا۔ مگر ہمنے اس تو تو میں میں پڑنے سے کنارہ کشی کی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خالصہ سماچار کا ایڈیٹر دلیر اور دلیر ہوتا گیا اور ہماری اس کنارہ کشی کو ہار سے منسوب کرکے طرح طرح کی حاشیہ وغیرہ چڑھاتا رہا۔ اور اپنے گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں نور کا فور ہوگیا کا دلخراش ہیڈنگ دیکر ایک دل دکھانیوالا نوٹ لکھا۔ جسمیں بڑے طمطراق سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نور کا ایڈیٹر خالصہ سماچار کے مقابلہ میں میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ خالصہ سماچار کے اس بار بار لکھنے نے ہمیں یہ طویل مضمون لکھنے پر مجبور کر دیا۔ ہمارے اکثر سکھ دوست اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے دلمیں شری گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ دیوجی مہاراج کی خاص عزت ہے۔ انکا کلام موحدانہ چاشنی سے لبریز ہے اور اسلامی عقاید کی توصیف میں آپ رطب اللسان ہیں۔ لاریب آپ اپنے وقت کے اولیاء اور بزرگ تھے۔ ہم حضرت باوا صاحب کی شان اسلامی مراتب میں بہت بلندی پر پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا قلب شری گورو نانک دیوجی مہاراج کی عزت اور تکریم سے لبریز ہے۔ اور بلحاظ انکے زہد و تقویٰ اور دلی پاکیزگی کے ہمارا روم روم آپکا مداح ہے۔ خدا کرے ہم سب لوگوں کے قلوب میں ہندوستان کے اس مایہ ناز بزرگ کیلئے خاص وقعت کا جذبہ پیدا ہوجائے۔ جو خدا کے برگزیدوں کی عزت کرتا ہے حقیقت وہ خدا کی عظمت کرتا ہے ہم اور ہمارے سکھ دوستوں کے درمیان شری گورو نانک دیوجی مہاراج کی پوزیشن میں بہتبڑا فرق ہے۔ ہم انہیں مرد اولیاء اسلام میں پاتے ہوئے کل روئے زمین کی مخلوق السرکار سر دیکھتے ہیں مگر ہمارے سکھ دوست اس میں اتفاق نہیں کرتے۔ مگر ہم اپنے دعوی کیساتھ گرنتھ۔ جنم ساکھی۔ تاریخ گورو خالصہ وغیرہ سے مسلم اثباتات پیش کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے ملتجی ہیں کہ از راہ انصاف وہ خود ہی غور فرماویں کہ ان اثباتات کی موجودگی میں اگر ہم حضرت کو مسلمان نہ کہیں تو کیا کہیں۔ ایڈیٹر صاحب خالصہ سماچار نے اپنے ۲۴ ستمبر کے اشو میں اس امر کا تو صراحت اعتراف کر لیا ہے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہندو نہ تھے۔ اسلئے ہمیں اس کے متعلق خامہ فرسائی کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ باقی ایک پہلو رہ جاتا ہے۔ جب ہمارے اور سکھ صاحبان کے نزدیک یہ امر مسلم اور طے شدہ ہے کہ باوا صاحب ہندو نہ تھے تو اب رہا یہ سوال کہ اگر آپ ہندو نہ تھے تو پھر آپکی پوزیشن کیا تھی۔ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ اگر آپ کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے تھے تو پھر آپ نے کسی نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اگر ہے تو اس کے ضوابط اور قواعد ہمیں کسی کتاب میں مل سکتے ہیں۔ آیا شری گرنتھ صاحب میں یا جنم ساکھی میں؟ ہم اپنے پیارے بھائی ایڈیٹر خالصہ سماچار کی خدمت میں اس امر کے تصفیہ کے لئے بھی وہی اصول اور کسوٹی پیش کرتے ہیں جس بنا انہوں نے باوا صاحب کا ہندو مت سے انکار ظاہر کیا۔ وہ کیا کہ جسقدر ہندوں کے مسلمہ عقاید ہیں۔ مثلاً وید سمرتی پران۔ جنیو۔ چوٹی۔ تیرتھ یاترا۔ یگ ہون۔ شرادھ۔ مردہ کا جلانا۔ گئو پوجا وغیرہ وغیرہ کا حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوں کے ان مسلمہ عقاید کا دھڑلے سے کھنڈن کیا ہے۔ تو اب ایک آدمی ہندوؤں کے ان مایہ ناز اصولوں کی تردید اور کھنڈن کرتا ہوا ہندو ہرگز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اب ہم حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اور بارائے اسلام کے مسلمہ اصولوں کی نسبت ڈھونڈتے ہیں اگر باوا صاحب ہندوں کے اصولوں کیطرح اسلام کے اصولوں کا بھی رد کریں تو پھر ہر ایک محقق یہ کہنے کیلئے تیار ہو جائیگا کہ باوا صاحب نہ ہندو اور نہ مسلمان۔ اگر بخلاف اس کے حضرت باوا صاحب اپنے اقوال میں توحید کے حامی۔ قرآن شریف کے محب۔ نماز کے شیدا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی۔ حج کعبہ کے دلدادہ ہو بتلائے جب گرنتھ اور جنم ساکھی کے حوالجات کی بناپر اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمہ اقوال سے یہ ثابت ہو جائے۔ تو پھر زید یا بکر کو باوا صاحب کے اسلام پر ایمان لانے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت میرا روئے سخن خالصہ سماچار کے ایڈیٹر جیسے محقق سچائی کے دلدادہ اور راستی کے جویاں کیطرف ہے نہ ان لوگوں کی جانب جو نہ گرنتھ صاحب کو پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی سکھ دھرم کے اصولوں سے واقف۔ مگر یہ دیں ہمہ دعوی فوقیت جو بجائے اس کے کہ از روئے واقعات اور مسلمات کے ایڈیٹر نور کے پیش کردہ باوا صاحب کے اقوال اور شلوک متعلقہ اسلام کے تردید کر سکیں۔ ایک راستی پسند اور حق کے جویاں انسان کی طرح گرنتھ اور جنم ساکھی سے دکھلاویں کہ یہ اقوال جسے ایڈیٹر نور باوا صاحب کیطرف منسوب کرتا ہے۔ گرنتھ اور جنم ساکھی میں نہیں ہیں۔ ان لوگوں میں یہ ہمت اور طاقت نہیں ہے کہ وہ ایڈیٹر نور کے پیش کردہ اثباتات کو جھٹلا سکیں۔ مگر...... عورتوں کی طرح ایڈیٹر نور کی شخصیت پر حملے کر رہے ہیں کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے تو کیا وہ عورتوں کیطرح طعن تشنیع سے باوا صاحب کے اقوال کی تردید کر سکتے ہیں۔ حاشا و کلا۔ بلکہ وہ لوگ خود اپنے بودے پن کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم ایڈیٹر نور کے ناممکن الجرح اثباتات اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کی تردید کرنیسے قطعی عاجز ہیں۔ اور سوائے اس کے کہ ہم عورتوں کیطرح ٹھٹھے پن پر اتر آئیں۔ اور ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ بتلائے اب ایسے بازاری لوگوں کا ایڈیٹر نور کیا جواب دے۔

ہاں اگر ان کے ہاتھ میں صداقت ہے تو میں انہیں للکارتا ہوں کہ وہ میری پیش کردہ اثباتات کی تردید کریں۔ اور از روئے واقعات لوگوں کو بتلاویں کہ ایڈیٹر نور کے حوالجات جعلی ہیں گرنتھ اور جنم ساکھی میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ آئیے اب ہم ایک محقق کیطرح گرنتھ اور جنم ساکھی سے شری گرنتھ اور جنم ساکھی سے شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے متعلق فتوی ڈھونڈتے ہیں کہ از روئے واقعات حقہ باوا صاحب کس مذہب اور ملت سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہندو دھرم سے بیزاری یہ امر مسلمہ فریقین ہے۔ اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب رہا یہ امر کہ باوا صاحب کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ تو اس کے لئے بھی ہم وہی کسوٹی استعمال میں لائینگے۔ جس بناپر ہمارے سکھ دوستوں نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ہندو مذہب سے کنارہ کشی ظاہر کی یعنی اسلام کے مسلمہ اصول اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اگر باوا صاحب ہندوں کے مسلمہ اصولوں کیطرح اسلام کے مسلمہ اصولوں کی بھی تردید کریں۔ تو پھر نہ وہ ہندو اور نہ وہ مسلمان اور اگر وہ اسلام کے اصولوں کی تائید فرماویں تو بلا ریب وہ مسلمان۔ باوا صاحب کے مذہب کی پڑتال کرنیکے لئے ایک ایسا معقول ناممکن الجرح فیصلہ ہے جسکے سامنے سوائے ان لوگوں کے جو اصول کو چھوڑ کر عورتوں کی طرح ٹھٹھے بازی دینے پر اتر آتے ہیں اور کوئی ذریعہ دم مارنیکا نہیں

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کا پہلا اصول توحید ہے۔ اسلئے توحید کے متعلق حضرت باوا نانک کا فتویٰ گرنتھ صاحب سے ڈہونڈیں۔ حضرت باوا صاحب جپ جی میں آتے ہیں :-

توحید اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

اونکار ست نام + کرتا پرکہ - نربہو - نرویر - اکال مورت اجونی سے بہنگ - گور پرشاد - جپ آد - جگاد سچ - ہے بہی سچ نانک ہوسی بہی سچ۔

مطلب - واحد یا مظہر ذات ثلاثہ یا مخصوص یا فاعل کل وہی ذات پاک ہے - جو خوف و عداوت - موت اور حدوث سے پاک - اور جنم اور مرن سے آزاد - مظہر رحمت تامہ ہے - اس کا ورد کرنا چاہیئے - جو ازل میں بہی حق تہا - اور عالم سفلی سے پہلے بہی حق تہا - اور اب بہی وہی حق ہے - اور اے نانک آئندہ بہی وہی حق ہوگا -

پہر حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں :-

دوسر کا ہے سمر سیئے جمے تہ مر جائے

اکو سمر د نانکا جو جل تھل رہیا سمائے

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ ہم ایسی ہستی کی پوجا نہیں کر سکتے - جو پیدا ہوتی اور مر جاتی ہے - اسی کی پوجا کرینگے - جسکا جلوہ بحر و بر میں ہے - اور جو نہ پیدا ہوتا اور نہ مرتا ہے -

آیئے اب دوسرے عقیدہ کلمہ طیبہ کے متعلق حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ڈہونڈیں۔

کلمہ طیبہ اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

کہ آپ اس ہادی برحق کلمہ طیبہ کے لانیوالے اور کلمہ طیبہ کی نسبت حضرت اقدس باوا صاحب کیا فرماتے ہیں - جنم ساکہی بہائی بالا صفحہ ۱۷۲

کلمہ اک لیکا ریا دوجا ناہیں کوئے

پہر جنم ساکہی بہائی بالا صفحہ ۱۷۱

جو کہن ناپاک ہے دوزخ جاون سوئی

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ میرے لئے تو ایک کلمہ ہی بس ہے اس کے علاوہ اور کوئی شے مجہے اچہا معلوم نہیں ہوتا - اور وہ لوگ جو اسکے برخلاف عقیدہ رکہتے ہیں انکا حشر قابل رحم ہوگا - پہر آگے چلکر صفحہ ۱۸۱ پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

پاک پڑہیو کلمہ ربد احمدؐ نال ملائے

ہویا معشوق خدائے دا ہویا تل الیہ

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا پاک کلمہ زبان سے پڑہو اور وہ کلمہ جسکے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - کیونکہ اس کلمہ کا لانے والا اللہ تعالےٰ کا پیارا تہا جس نے اپنے آپ کو سب سے زیادہ پیار کرنے والے پر قربان کر دیا تہا کون ہے جو حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد مبارک سے انکار کر سکتا ہے۔ پیارو جب سورج عین نصف النہار پر چمک رہا ہو - کون معصر الناس سورج کے وجود سے انکار کر سکتا ہے - ہماری بہ دل و جان سے دعا اور تمنا ہے کہ خداوند تعالےٰ ہم سب کو حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے - آگے اور ملاحظہ فرمایئے جنم ساکہی بہائی بالا صفحہ ۲۴۰

کلمہ اک یاد کر اور نہ بہا کہو بات

نفس ہوائی رکن الدین تس سیں ہو ئیں مات

مطلب :- باوا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہی ورد کرو - کیونکہ جسقدر نفسانی خواہشات ہیں وہ اس کلمہ طیبہ کے کہنے سے دور ہو جاتی ہیں - پیارو غور کرو اس جگہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج نے دنیوی آلایشوں اور نفسانی خواہشات سے پاک اور دور رہنے کی کیسی اعلیٰ اور افضل راہ پیش کی ہے - اگر شری گورو نانک دیو جی مہاراج ویدک دہرم سے لگاؤ رکہتے تو آپ یہ فرماتے - سندہیا - گائتری اور ہون سے نفسانی خواہشات دور ہو جاتی ہیں - شری گورو نانک دیو جی مہاراج کا مذکورہ بالا ارشاد حضور کے منشاء اور عقیدہ پر کافی سے بڑہ کر روشنی ڈالتا ہے مولےٰ کریم ہم سب کو اس راہ پر قدم مارنے کی توفیق عطا فرما دے -

حج کعبہ اور حضرت باوا نانک صاحب

اسلام میں ہر ایک ذی استطاعت مسلمان کیلئے حج کعبہ فرض ہے - اور حضرت باوا صاحب کے زمانہ میں سفر حج کو طے کرنا سخت مشکلات اور دشواریوں کا سامنا تہا - راستے کٹہن - زمانہ پر آشوب مگر جب باوا صاحب کو الہام ہوتا ہے

"اے نانک حضرت مکہ مدینہ کا حج کر"

صفحہ ۱۳۶ جنم ساکہی بہائی بالا - اب اس حکم کو پا کر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ان تمام مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ عازم حج ہوتے ہیں - اور بڑے خلوص نیت اور صدق قلب کیساتھ حج کعبہ شریف کرتے ہیں - اس امر واقعہ سے کون انکار کر سکتا ہے - پیارو حقیقت اور راستی کبہی چہپائے نہیں چہپتی - اگر حضرت باوا صاحب ہندو مذہب سے لگاؤ رکہتے - تو آپ بجائے حج کعبہ کے ہردوار اور کاشی کی یاترا سے مستفیض ہوتے - غور کرنیکی بات ہے کہ حضرت باوا صاحب کے عہد میں راستے کسقدر کٹہن اور دشوار تہے - ایسی نازک حالت میں بال بچہ کے پیار اور محبت رشتہ داروں کے تعلقات کی پرواہ نہ کرکے مکہ شریف میں جانا - اور تقریباً ایک سال تک وہاں اقامت پذیر ہونا یہ امر بدوں محبت اور اخلاص کے کیسے ہو سکتا ہے ؟

حضرت باوا صاحب کے نزدیک اسلام کیسا دین ہے ؟

حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جنکا قلب صافی مطلق نے صاف اور مطاہر کر دیا تہا آپ جنم ساکہی بہائی بالا کے صفحہ ۱۳۹ سطر ۲۹ پر فرماتے ہیں :

ہوئے مسلم دین مہانے

مرن جیون کا بہرم چکائے

حضرت باوا صاحب لوگوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ اے لوگو اگر تم مرن - اور جیون کے بہرم سے دور رہنا چاہتے ہو اگر تمہیں تناسخ کے چکر سے نجات حاصل کرنی مقصود ہے اگر تم نجات ابدی کے خواہشمند ہو تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے دین اسلام میں داخل ہو جاؤ اور کوئی راہ نجات کی نہیں ہے - اللہ اللہ خداوند تعالےٰ نے آپکے دل کو کیسا مصفےٰ بنا دیا تہا - اور کسطرح معرفت تامہ کے رنگ میں رنگین کر دیا تہا - ایک شخص ہندوؤں کے گہر میں پیدا ہوتا ہے ہندوؤں کی کتابیں پڑہتا مگر دیکہئے فضل ایزدی کیسا دستگیر ہے جو انہیں یوسف کی طرح کوئیں سے نکالتا اور معرفت کی اٹاری پر کہڑا کرتا ہے - اس بلندی پر متمکن ہو کر وہ نہایت پیار سے مخلوق اللہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے - اے لوگو! اگر تم نجات ابدی اگر تم نجات ابدی حاصل کرنا چاہتے ہو تو سوائے اسلام کے نجات کہیں بہی نہیں ملیگی - اللہ اللہ کیسا پاکیزہ دل کیسا مصفےٰ قلب !

حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں کلمہ طیبہ نماز - روزہ کی عزت !

پہر آگے جاکر حضرت باوا صاحب جنم ساکہی کلاں جو سب سے پرانی جنم ساکہی اور سکہوں میں معتبر کتاب سمجہی جاتی ہے کے صفحہ ۱۴۳ پر فرماتے ہیں

نانک آکہے رکن دین سچے سنو جواب

صاحب دا فرمایا لکہیا وچہ کتاب

دنیا دوزخ اوہ پڑہے جو کہے نہ کلمہ پاک

کردہ ترسیئے روز ے چہڑے پنج نماز طلاق

لقمہ کہائے حرام دا سہتے پڑہے عذاب

جو راہ شیطان گم ہتئے سو کیونکر کرن نماز

آتش دوزخ ہادیہ پایا تنہاں نصیب

بہشت حلال کہا وناں کیتا تنہاں پلید

مسلمان سلمی جو جنے ویچ مرن

قایم ہوئے قیامتی پہر نہ جنم دہرن

نانک آکہے رکن دین کلمہ سچ پچہان

اک روزہ ایماندی جو ثابت رکہے ایمان

صفحہ ۴۴۳ سطر ۱ -

KHILAFAT LIBRARY

حضرت باوا صاحب لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں نانک (رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہے۔ صرف نانک ہی یہ نہیں کہتا بلکہ احکم الحاکمین قادر مطلق بھی اپنی کتاب (قرآن کریم) میں یہہ فرماتا ہے۔ اس دنیا میں وہی لوگ دوزخی ہوں گے جو کلمہ طیبہ نہیں کہتے۔ اور نہ تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور نہ پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کھانا پینا طیب نہیں ہے اور سر پر عذاب لے رہے ہیں۔ جن لوگوں نے صراط مستقیم کو چھوڑ کر ٹیڑھ اعوج کیطرف رخ کیا وہ بھلا کیسے نماز پڑھ سکتے ہیں ان لوگوں نے جان بوجھکر اپنے آپ کو اس حالت میں پہنچایا۔ کلمہ طیبہ کے کہنے تیس روزے رکھنے پانچ وقت کی نماز پڑھنے سے بہشت نصیب ہوتا ہے۔ جس میں طیب رزق دیا جاتا ہے اور جن لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی۔ یعنی کلمہ طیبہ۔ نماز روزہ سے منہ پھیرا۔ گویا انہوں نے بہشت کا طیب رزق اپنے پر حرام کرلیا۔ جو لوگ مسلمان ہو کر مرینگے۔ قیامت کے روز جب حساب کتاب کا دن ہوگا۔ وہ دوزخ میں نہیں جائینگے۔ بلکہ ان کے لئے بہشت بریں کے دروازے وا ہو جائینگے۔ اور بہشت بریں کے حاصل کرنیکی چابی کلمہ طیبہ ہے جو ایمان کی روح اور ثبوت ایمان کا شاہد ہے۔

کیا ایسے زبردست اثبات کی موجودگی میں بھی ہم حضرت باوا صاحب کے اسلام سے انکار کرسکتے ہیں۔ پیارو ہم صداقت کو کسطرح دبا سکتے ہیں۔ صداقت ضرور بضرور ایک نہ ایک دن ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ اللہ اللہ یہ کیسا زبردست معجزہ ہے کہ یہ کل باتیں شری گرنتھ اور جنم ساکھی میں موجود ہیں۔ بیشک قدرت ربی کا یہ ایک زبردست ہاتھ ہے۔

دوستو! خیال کرو اس جگہ باوا صاحب نے کیسی صراحت اور تاکید کے ساتھ کلمہ طیبہ کے فواید۔ نماز۔ روزہ کی پابندی کے نتیجہ کو آشکارہ فرمایا ہے۔ اور پھر اسکی عدولی اور انکار کا جو نتیجہ ظاہر فرمایا ہیں۔ ان دونوں پر نظر دوڑاؤ۔ تو حضرت اقدس باوا صاحب کا مذہب خوبخود ظاہر ہو جائیگا۔ اللہ اللہ اس خدا کے پیارے کا سینہ کیسا صاف اور دل کیسا پاکیزہ تھا۔ جو اپنے رشتہ داروں دوستوں اور اپنے ہم مذہب لوگوں کی پرواہ نہ کرتا ہوا مخلوق اللہ کی بہتری اور بہبودی کیلئے برملا کلمہ طیبہ کے فواید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے فوائد لوگوں پر آشکارہ فرماتا ہے۔ یہ شخص کیسا دلیر کیسا بہادر کیسا مخلوق کا خیرخواہ تھا۔ پیارو میری یہ دل وجان سے دعاء اور دلی خواہش ہے کہ مولیٰ کریم ہم سب کو شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے فرمان پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ بزرگوں کی باتیں حقیقت اور صداقت سے لبریز ہوتی ہیں۔ اور ان پر عمل کرنیسے دین و دنیا کے حسنات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بزرگوں کے کلمات طیبات پڑھنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ تاکہ ہم دین و دنیا میں مفلح اور منصور بن جائیں

جنم ساکھی کے علاوہ شری گرنتھ صاحب میں روزہ - اور نماز کی تاکید

اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ پھر باوا صاحب شری گرنتھ میں نماز روزہ کی پابندی کے متعلق بڑی سختی سے تائید فرماتے ہیں۔ سری راگ محلا پہلا شلوک ۲۷ مطبوعہ مفید عام پریس لاہور سمت ۱۹۴۲ سری نانک شاہی چھوٹا سائز صفحہ ۱۰۳۔ شبد باوا صاحب۔

عمل کر دہرتی بیج شبد کر سچ کی اب نت دے پانی
ہو کرسان ایمان جمائیلے بہشت دوزخ موڑے ایہہ جانی
مت جان شاہ گلی پایا مال کے مانے
روپ کی سوبہا انت بد جسم گوایا اک رہاڈ
عیب تن چکڑ وسیہ من منیڈ تو کمل کی سار نہیں
سول پائی بھنور استاد نت بہا کھیا بوسلے
کیوں بوجھے جاں ناں بھجائی
آکھن سنناپون کی بانی ایہہ من رتا مایا
خصم کی ندر دلیں پسندی جتہیں اک کر دہایا
تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤ شیطان مت کٹ جائے
نانک آکھے راہ پر چلنا مال دہن کسکو سنجا ہی!

ترجمہ:۔ اعمال کی زمین کو صاف کر اور حق نام کا بیج بو اور سچائی کا پانی دے۔ ایمان کو مضبوط کر کے کاشتکار ہو۔ بہشت اور دوزخ تو جان لے اپنے اعمال کا نتیجہ۔ بہ کبھی بھی یقین نہ کر کہ خداوند تعالیٰ صرف باتوں پر ہی مل جائیگا۔ حصول باری کیلئے اعمال حسنہ کی ضرورت ہے۔ اگر تو اپنی خوبصورتی اور دولت زر پر غرور کرتا ہے تو گویا تو اپنی زندگی کو برباد کر رہا ہے۔ خوبصورتی اور مال وغیرہ بھی آخر اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔

تیرے بدن میں کیچڑ کیا ہے تیری عیب۔ اس میں مینڈک کیا ہے ہے تیرا ہی دل۔ ہائے تو نے جان بوجھکر بھی اس گل نیلوفر کی قدر نہیں پہچانی۔ جو تیرے سینہ میں شگفتہ ہو رہا ہے۔ اس پھول پر بھنبھو کون ہے تیرا استاد جو ہمیشہ تجھے مفید سفید ہدائتیں دیتا ہے تو کبھی نہ سمجھنا۔ اگر اسقدر بھی وہ تجھے نہ سمجھاتا۔ نام حق کے بدوں کہنا اور سننا گویا اپنی عمر کو لہو و لعب میں ضایع کرنا ہے۔ ہائے یہ دل لذات محسوسات میں پھنس رہا ہے۔ سہی لوگ سچے اور خداوند تعالےٰ کی منظور نظر ہیں جو اس وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے۔ تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت نماز پڑھتے ہیں۔ اس نیت سے کہ شیطانی حملوں سے اللہ محفوظ رکھے۔ حضرت باوا نانک صاحب فرماتے ہیں کہ ہم تو راہ چلتے مسافر ہیں۔ ہمیں کب فرصت ہے کہ ایسے اعمال یا مال و دہن کا حساب کسی کو سمجھا سکیں "۔

حضرت باوا صاحب کا قرآن سے محبت کا ثبوت

پھر باوا صاحب جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۲۰ سطر ۲۔ میں فرماتے ہیں۔

توریت انجیل۔ زبور ترے پڑھ سن دیکھے وید
رہی فرقان کتاب کلجگ میں پردار

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ توریت انجیل اور زبور ان ہر سہ کتب کو ہمنے پڑھا۔ مگر اس زمانہ میں اگر کوئی کتاب لوگوں کو نجات دلا سکتی ہے تو وہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔ خداوند تعالےٰ نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ کو کسطرح صاف کردیا تھا۔ انہوں نے اپنی خداداد فراست سے یہ دیکھ لیا۔ توریت اپنی اصلی حالت پر قایم نہیں۔ زبور کا بھی تراجم در تراجم سے کچھ کا کچھ بن گیا۔ ویدوں کو کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی اکا دکا ویدوں کے پڑھنے والا مل بھی جاوے تو وہ سوائے آگ۔ وایو۔ سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کے اور کچھ نہیں جتلا سکتا۔ صرف قرآن کریم ہے جس کو آج بھی لوگ ویسی ہی آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ آج سے ۱۳ سو سال پہلے پڑھ سکتے تھے۔ جگہ بجگہ قرآن کریم کے حافظ موجود یہ فخر سوائے قرآن کریم کے اور کسی مذہبی کتاب کو حاصل نہیں ہے قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جسکے لفظ لفظ سے توحید کی صدا بلند ہوتی ہے اس لئے باوا صاحب فرماتے ہیں کہ آجکل کے پر آشوب زمانہ اور ٹیڑھ اعوج میں اگر کوئی کتاب ہماری نجات کا ذریعہ ہوسکتی ہے تو وہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔ پھر آگے چلکر جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۹ سطر ۱۳۔ میں حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔

کھاون قسم قرآن دی کارن دنی حرام
آتش اندر سٹیسن آکھے نبی کلام

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ ایسی بے نظیر کتاب جسکے حرف حرف سے توحید کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ جو اس اطہر کتاب کی محض دنیا کی خاطر جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ بلاشبہ وہ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ نبی کی کلام یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے بھی یہی ظاہر ہے۔ اللہ اللہ اس خدا کے پیارے کے دلمیں اس پیارے کلام کی کیسی عزت تھی۔ اب فرمایئے دوستو ایسے شخص کو مسلمان کہیں یا ہندو! یا ان ہر دو سے الگ۔ انصاف آپ پر آپ ہی منصف بنکر اسکا جواب عطا فرماویں۔

پھر آگے چلکر جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۲۰ میں حضرت باوا صاحب

قرآن کریم کے متعلق فرماتے ہیں:-

تیئے حرف قرآن دے تیئے سیپارے کین
تسوریج ہند نصیحتاں سن سن کرو یقین

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں:- قرآن شریف کے تیس حروف اور تیس ہی پارے کئے گئے ہیں۔ اور اس اکمل اور اتم کتاب میں لاانتہا معرفت کے نکات بھرے پڑے ہیں۔ اے سننے والو تم نہ صرف سنو ہی۔ بلکہ اس پر ایمان لاؤ۔" پیارے دوستو! اب آپ ہی انصاف سے جواب دو کہ ہم ایسے خدا کے پیارے کو جسے قرآن کریم کیساتھ ایسی حب اور نماز کے ساتھ ایسا لگاؤ اور حج کعبہ شریف کا ایسا دلدادہ ہو کہ ایسے پُر آشوب وقت میں جبکہ راستے نہایت کٹھن اور دشوار تھے حج کعبہ کیلئے جائے۔ اور مکہ میں تقریباً ایک سال اقامت گزین ہو ایسے خدا کے پیارے اور ولی اللہ کو ہم مسلمان کہیں یا ہندو۔ پھر آگے چلکر باوا صاحب جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۳ سطر ۵ پر فرماتے ہیں

بدعت کو دور کر قدم شریعت رکھ!
نیوں چل اگے سب دے منہ کہنی نہ اکھ

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔ شریعت پر قدم مارنے سے انسان بدیوں سے دور ہو جاتا ہے۔ سب سے پیار اور محبت سے پیش آؤ۔ شریعت کی پابندی ضروری ہے۔

دوستو! بتلاؤ اس جگہ اس شریعت سے کونسی شریعت مراد ہے؟ ہندوں کی شریعت تو حضرت باوا صاحب اپنے مطاہر اقوال میں وید مقدس۔ جنیئو۔ چوٹی۔ تیرتھ۔ وغیرہ ہندوں کے کل مسلمہ عقاید سے برملا کنارہ کشی ظاہر فرماتے ہیں اور ہمارے سکھ دوست بھی اسکو مانتے ہیں گویا یہ سکھوں اور ہمارے درمیان ایک مشترکہ مسئلہ ہے جب ہندوازم سے آپکا کچھ تعلق ہی نہیں ہے تو پھر حضرت باوا صاحب کو ہندو شریعت سے کیا واسطہ۔ اگر کہو خالصہ دھرم کی شریعت۔ تو میں نہایت ادب سے دریافت کرتا ہوں کہ گرنتھ سے یا جنم ساکھی سے دکھلاؤ کہاں شریعت کو بیان کیا گیا ہے کہاں یہ لکھا گیا ہے کہ فلاں سے شادی کرنا جائز۔ اور فلاں سے ناجائز۔ بادشاہ کے رعایا پر یہ حقوق اور رعایا کے بادشاہ پر یہ حقوق۔ انسے یہ برتاؤ اور غیروں سے یہ سلوک۔ عبادت الٰہی کی یہ ضوابط اور قوانین شریعت۔ فلاں چیز حلال فلاں حرام"

آپ گرنتھ صاحب سے شریعت کے ان چند موٹے مسایل کو ہی بتلا دیجئے۔ اگر آپ بتلا دینگے میں فوراً مان جاؤنگا۔ مگر مجھے یقین ہے آپ شری گرنتھ صاحب سے ہرگز ہرگز شریعت کے ان مسایل کو نہیں بتلا سکتے۔ کیونکہ باوا صاحب کسی نئے مذہب کی بنیاد رکھنے کیلئے نہیں آئے تھے جو نئی شریعت وضع فرماتے رہا یہ سوال کہ پھر کس شریعت سے تعلق رکھتے۔ اور آپ کس کتاب کے پیرا تھے اس کے لئے دیکھو آپ اپنی سب سے پرانی کتاب جنم ساکھی کلاں بھائی بالا صفحہ ۲۲۳ سطر ۲۹- قول باوا نانک صاحب فرماتے ہیں:-

تیئے حرف قرآن دے تریئے سیپارے کین
تسو جیہ نصیحتاں سن کر کرو یقین

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں قرآن شریف کے تیس حروف اور تیس ہی سیپارے ہیں۔ اس میں لاانتہا نصیحتیں اور علوم اللہ کے خزائن ہیں جو بلحاظ روحانیت اور شریعت کے ہر طرح اتم۔ اور اکمل ہیں۔ اس میں مدفون ہیں۔ اے سننے والو تم اس کتاب کو نا صرف سنو بلکہ اس پر یقین لاؤ۔ تاکہ روحانیت اور شریعت کے ہر پہلو سے نجات حاصل کرو۔ اب ان کھلے کھلے صاف صاف اور واضح و اضح حوالجات اور بینات کے سامنے کسے حق جو انسان کو کیسے اور کسطرح چون چرا کی گنجایش ہو سکتی ہے۔ پھر اور لیجئے آگے جا کر حضرت باوا صاحب

KHILAFAT LIBRARY

کلمہ طیبہ کے متعلق باوا صاحب کی شہادت

کلمہ طیبہ کے متعلق جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۲ سطر ۲۷ میں باوا صاحب فرماتے ہیں:-

کلمہ اک یاد کر اور نہ باکھو بات
نفس ہوائی رکھن دین تس سیں ہوئی بات

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک کلمہ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد اور جاپ کرنا چاہیئے جسکے جاپ اور ورد سے نفسانی خواہشات دور ہو کر اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے ذیلیئے اب اس کے سامنے کسی راست جو اور حق کے تلاش کنندہ کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ پیارو شری گرنتھ اور جنم ساکھی کلاں میں حضرت باوا صاحب کے اقوال موجود ہیں۔ جبکا دل چاہے دیکھ لے ہمنے صفحہ چھوڑ سطر تک کا حوالہ دیدیا۔ دوستو! حق اور راستی کسی طرح چھپ نہیں سکتی؟ پیارے بھائیو! اب شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے ان سچے اور پاکیزہ اقوال پر عمل پیرا ہونے سے کونسی چیز مانع ہو سکتی ہے۔ دوستو! یہ کل دنیا اور اسکے اسباب یہاں کے یہاں ہی دھرے رہجائینگے۔ بال بچہ خویش و اقارب ہرگز ساتھ نہیں دینگے۔ پیارو گورو کی خوشی سے بڑھکر چیلے کی اور کونسی خوش قسمتی ہوگی؎

گورو جس کے ہوں جس راہ پر فدا
وہ چیلا نہیں جو نہ دے سر جھکا

بے نمازوں کے متعلق حضرت باوا صاحب کا فتویٰ

حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے رگ رگ میں اسلام اسقدر سرائت کر چکا تھا کہ سوائے تلاوت قرآن کریم ادائگی نماز وغیرہ کے آپ کو کوئی اور چیز نہ بھاتی تھی۔ چنانچہ آپ جنم ساکھی کلاں جو سکھوں میں سب سے پرانی اور قدیم جنم ساکھی کے نام سے مشہور ہے۔ کے صفحہ ۲۲۱ سطر ۲۹ پر آپ فرماتے ہیں:-

لعنت بر سر تنہاں جو ترک نماز کرین
تھوڑا بہتا کھٹیا ہتھو ہتھ گوین

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ ان لوگوں پر لعنت ہے جو نمازوں کے تارک ہو گئے۔ جو تھوڑا بہت کمایا تھا گویا اس کو بھی دست بدست ضایع کر رہے ہیں۔

اللہ اللہ اس شخص میں خداوند تعالےٰ نے کسطرح اسلام کی تعلیم کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا اور نور ایمان سے آپکا سینہ کیسا منور ہو چکا تھا۔ پیارو یہ کیسی کھلی کھلی اور واضح و اضح باتیں ہیں۔ ہمارے وہ دوست جو یہ فرماتے ہیں۔ کہ باوا صاحب ہندو تھے۔ میں ان دوستوں کی خدمت میں کمال عزت و احترام سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ از راہ کرم شری گرنتھ یا جنم ساکھی سے یہ دکھلا دیں کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج نے گائتری کی اور سندھیا وغیرہ کی نسبت یہ فرمایا ہو کہ جو لوگ سندھیا اور گائتری کے تارک ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہونگے؟ بلکہ سندھیا اور گائتری کے متعلق گرنتھ صاحب میں لکھا ہے:-

منوا اسنتر سندھیا کرے دی چار
نانک سندھیا کرے سن کھی
جیو نہ سکے مرے جمنی وار و وار
سندھیا ترپن کرے گائتری بن بوجھ دکھ پایا وار بھا گرا۔
(سورٹھ)

(مطلب) گرنتھ میں لکھا ہے کہ انسان بیفایدہ سندھیا وغیرہ کرتا ہے۔ کیونکہ سندھیا کرنے سے تسلی اور اطمینان قلب نصیب نہیں ہوتا۔ مگر آتما سخ کے وہم میں پڑا بھٹکتا ہے ایسی گائتری سے کیا فایدہ جسمیں سوائے دکھ اور تکالیف کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

نماز کے متعلق حضرت باوا صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے

لعنت بر سر تنہاں جو ترک نماز کریں۔ جنم ساکھی صفحہ ۲۲۱ سطر ۲۹- یعنی جو لوگ نماز کے تارک ہیں وہ لعنتی ہیں مگر دوسری طرف گائتری کے متعلق باوا صاحب کا فتوےٰ ملاحظہ کیجئے کہ اس کے کرنے سے انسان دکھوں اور تکلیفوں میں پڑتا ہے!!

ایک چیز کے نہ کرنے سے دکھوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور دوسری کے کرنے سے مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔

بتلائیے اب ہم باوا صاحب کو مسلمان کہیں؟ یا ہندو؟ اگر ہمارے حوالے جعلی ہیں تو ظاہر کرو؟ ہم ہر وقت بناوٹی حوالوں پر پریشانی ظاہر کرنے کیلئے تیار ہیں۔ پیارو اب آپ خود ہی انصاف فرماؤ کہ ہم

ہے شخص کو ہندو کہیں یا مسلمان؟ ان حوالوں کی موجودگی میں کوئی حق جو اور راستی پسند انسان ایک طرفۃ العین کیلئے بھی حضرت باوا صاحب کے اسلام سے انکار نہیں کر سکتا۔ باقی رہی ضد سو میرے دوستو! تعصب اور ضد کا میرے پاس کیا علاج ہے؟

اور سے واقعات صحیحہ اور سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات سے باوا صاحب سے باوا صاحب کا اسلام اسطرح ظاہر ہے جسطرح دوپہر میں سورج۔ پیارو زندگی کے دن بہت تھوڑے ہیں اس دنیوی زندگی کا کبھی انقطاع نہیں ہوگا۔ جو چیز ہمیشہ کیلئے کام آنیوالی ہے وہ آخرت ہے۔ سو اسے باوا صاحب سے پیار کرنیوالو آؤ ہم سب باوا صاحب کے بتلائے ہوئے راستہ پر قدم مارکر اس کی روح کو خوش کرتے ہوئے عاقبت کا توشہ اپنے ساتھ لیں۔ جو ابدالاباد تک ہمارے کام آوے۔ خدا ہم سب کو توفیق دے۔

باوا صاحب کا اذان دینا

صرف یہی نہیں کہ حضرت باوا صاحب دوسروں کو ہی اسلام کی تلقین فرماتے۔ بلکہ خود اسلام کے حرف حرف پر عامل اور عالم باعمل تھے چنانچہ جنم ساکھی کلاں جو سب سے پرانی جنم ساکھی ہے کے صفحہ ۲۰۳ سطر ۲۵ میں لکھا ہے

"کن وچ انگلیاں پائیکے تب نانک جی بانگ"

یعنے باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دی۔"

فرمایئے ہم کس کس حوالہ سے انکار کر سکتے ہیں۔ دوست آپ ہی انصاف سے جواب دیں کہ ان حوالجات کی موجودگی میں ہم حضرت باوا صاحب کو ہندو کہیں یا مسلمان۔ میرے دوستو جن کتب کے حوالجات پیش کر رہا ہوں۔ وہ آپ ہی کے مطبع کی چھپی ہوئی اور مسلمات سے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

دارن بھائی گورو داس جی اور جنم ساکھی کلاں سے باوا صاحب کے اسلام کا بیّن ثبوت

پھر جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۰۰ سطر ۲۵

اور وارن بھائی گورداس جی میں لکھا ہے:۔

پھر نیلا جبّا پہن کر بیٹھا کے آن
اکو اک خدا ہے آکھے موہوں کلام
نیلا باناں پہنکر دھریا مصلے سیس
آسا کوزہ پاس رکھ پوری کی حدیث

باوا صاحب نیلے کپڑے پہنکر مکہ شریف میں وارد ہوئے۔ وحدہ لاشریک لہ کی آواز باوا صاحب کے منہ سے آرہی تھی۔ نیلے کپڑے پہنکر ادائے نماز کیلئے باوا صاحب نے سجدہ کے واسطے مصلے پر اپنا سر رکھا۔ عصاء اور وضو کیلئے کوزہ پاس رکھتے ہوئے حدیث کو پورا کیا۔"

ایسے سب سے بڑھ باوا صاحب کے اسلام کے گواہ اور کیا ہو سکتے ہیں۔ ہم نے گرنتھ سے وار ان بھائی گورداس سے باوا صاحب کے عقیدہ کے متعلق ایک محقق کے رنگ میں چھان بین کی آخر ہم از روئے مسلمات اس نتیجہ پر پہونچے کہ حضرت باوا صاحب ہندو ازم سے کنارہ کش اور اسلام سے وابستہ ہیں ہم گرنتھ جنم ساکھی وار ان بھائی گورداس جی کے مسلمہ حوالجات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ ہم ہی کیا بلکہ ہر ایک محقق انسان جو خالی الذہن ہوکر حضرت باوا صاحب کے عقیدہ کے متعلق گرنتھ اور جنم ساکھی وغیرہ سے چھان بین کریگا وہ ضرور اسی نتیجہ پر پہونچیگا۔ بفضل ایزدی حوالجات سکھوں کی معتبر کتب سے ہیں۔ کوئی شخص ایک لمحہ کیلئے بھی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ حوالجات جعلی دیئے گئے ہیں۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر کوئی دوست ان حوالجات میں سے کوئی حوالہ بھی جعلی ثابت کر دے تو وہ اعلان کردے کہ "ایڈیٹر نور" نے فلاں فلاں حوالہ غلط دیا ہے۔ ایسی حالت میں نہ صرف یہی کہ آئندہ کیلئے وہ حوالہ ترک کر دینگے بلکہ ہم ایسی غلطی نکالنے والیکو کچھ انعام بھی دینے کیلئے تیار ہیں وار ان بھائی گورداس جی سکھوں میں ایک نہایت ہی معتبر کتاب ہے۔ اور اس پستک کی سکھوں میں اس قدر عظمت اور قدر ہے کہ سکھ اسے شری گرنتھ صاحب کی چابی کہتے ہیں۔ دیکھئے اس میں بھی بھائی گورداس جی باوا صاحب کے اسلام پر اپنی مہر لگاتے ہیں غرضکہ ہم کہاں تک گنتے جاویں۔ سکھوں کی کتب سے بڑھکر سکھ صاحبان کیلئے باوا صاحب کے اسلام پر اور کونسا معتبر گواہ ہو سکتا ہے

سکھوں کی نہایت ہی معتبر کتاب تاریخ گورو خالصہ سے باوا صاحب کے اسلام پر شہادت

سکھوں کی نہایت ہی معتبر کتاب تاریخ گورو خالصہ مولفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی حصہ اول صفحہ ۵۵ پر گورو صاحب کا یہ شلوک درج ہے:۔

جمع کرنا مدی بیج نماز گذار!
با جہوں نام خدا ئیدی ہوسی بہت خوار

باوا صاحب فرماتے ہیں عاقبت کیلئے خدا کے نام کا توشہ جمع کرو مگر وہ خدا کے نام کا توشہ بدوں پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی کے ہرگز جمع نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس معرفت کے گیان اور عاقبت کے توشہ کے حصول کیلئے پانچ وقت کی نمازیں پابندی سے ادا کرو تاکہ روز محشر خجالت اور بیکسی سے نجات پاکر سرخروئی حاصل کرو۔"

فرمایئے اب سکھوں کی اپنی ہی کتابوں سے بڑھ کر باوا صاحب کے اسلام کا اور کون معتبر گواہ ہو سکتا ہے دوستو! سچائی کبھی چھپ نہیں سکتی لاریب گرنتھ اور جنم ساکھی کے یہ اقوال ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسلام پر فدا ہو چکے تھے اور انکا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان ہو چکا تھا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ باوا صاحب جب مسلمانوں کے پاس جاتے تھے تو ان کو ان کے مذہب کی نصیحتیں کیا کرتے تھے۔ ہندوؤں کے ہاں آتے تو ان کو ان کے مذہب کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ دوستو! اول تو یہ صریح غلط ہے آپ باوا صاحب کے کلام میں سے یہ ہرگز ہرگز کہیں بھی نہیں دکھلا سکو گے کہ باوا صاحب نے کہیں سندھیا اور گائتری کا پاٹھ کیا ہو یا اس کے متعلق ہندوؤں سے کہا ہو۔ تمام گرنتھ کو ٹٹولو کہیں بھی ویدوں۔ شاستروں۔ اوتاروں۔ تیرتھوں۔ جینو وغیرہ کی تائید میں باوا صاحب کا کوئی شلوک نہیں پاؤ گے۔ برخلاف اس کے قرآن کریم کی صداقت عظمت اور تائید۔ نماز کی خوبیوں۔ حج کی ادائیگی۔ روزوں کی تائید کیلئے سکھوں کی مسلمہ کتب میں بیشمار اثبات اور حوالجات پائے جاتے ہیں۔ چار پرشوں کے جو باطن میں ہو تم ہے وہی ظاہر میں۔ ان کی شان گنگا گئے تو گنگا رام اور جمنا گئے تو جمنی داس۔ یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام سے ورے پرتی ہے +

سکھوں کی نہایت معتبر کتاب واران بھائی گورداس جی سے حضرت باوا صاحب کا اسلام

واران بھائی گورداس جی؟ سکھوں میں ایک نہایت ہی معتبر کتاب ہے۔ جسے سکھ صاحبان شری گرنتھ صاحب کی کلید کہتے ہیں اس نہایت ہی معتبر کتاب کے صفحہ ۱۳ کی ۲ سطر میں عبارت لکھی ہے

بابا پھر مکے گیا نیلے بستر دھارے بن والی
عصاء ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلے دھاری
بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گذاری

ترجمہ:۔ سکھوں کی نہایت ہی معتبر کتاب واران بھائی گورداس جی کے واجب الاحترام مصنف بھائی گورداس جی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ حج کعبہ کے عازم ہوئے نیلے کپڑے پہنے ہوئے عصاء ہاتھ میں قرآن کریم بغل میں کوزہ اور مصلےٰ لئے ہوئے اور مکہ شریف میں اس مسجد میں جا کر بیٹھے جہاں حاجی لوگ حج کیلئے جمع تھے۔" اب صاف ظاہر ہے کہ نیلے کپڑے پہننا مسلمان صوفیہ کا وطیرہ ہے اور عصا۔ قرآن کریم۔ کوزہ برائے وضو۔ مصلے برائے ادائیگی نماز اور اذان دینا نیک بخت مسلمانوں کا شعار ہے

باوا صاحب نے اذان دی اور نماز پڑھی

پھر سکھوں کی ایک معتبر کتاب یعنی واران بھائی گورداس جی کے صفحہ ۲۱ سطر ۵ میں لکھا ہے

بابا گیا بغداد نوں باہر جا کیا استھا ناں
اک بابا اکال روپ دوجا ربابی مردانا

دتی بانگ نماز کرسن سماں ہو یا جیہا ناں

ترجمہ:- داراں بھائی گورداس جی جو سکھوں کی نہایت ہی معتبر کتاب کے مصنف ہیں لکھتے ہیں۔ بابا یعنے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ بغداد گئے۔ اور بغداد کے باہر اپنا ڈیرہ لگایا۔ ایک حضرت باوا نانک اور دوسرا ان کیساتھ بھائی مردانہ تھا۔ وہاں جاکر نہایت ہی سریلی اور پیاری آواز کیساتھ اذان دی اور نماز پڑہی۔ اذان اور نماز کی وقت کی آواز ایسی رسیلی اور دلربا تھی کہ لوگ سنکر حیران پریشان رہ گئے۔"

پیارو! اب اس سے بڑھکر حضرت باوا صاحب کے اسلام کے لئے اور کونسی معتبر گواہی ہو سکتی ہے۔ گرنتھ جنم ساکھی تاریخ گورو خالصہ داراں گورداس جی غرضیکہ جسقدر سکھوں کی مسلمہ اور معتبر کتب ہیں وہ کل کی کل حضرت باوا صاحب کے اسلام پر اپنی مواہیر ثبت کرتی ہیں۔ جہانتک حقانیت کا تعلق ہے وہاں تک تو باوا صاحب کا اسلام اظہر من الشمس ہے باقی رہا ضد اور ہٹ کا سوال سو اس کا علاج تو کیسی پاس بھی نہیں

سکھوں کی نہایت ہی معتبر کتاب تاریخ گورو خالصہ سے باوا صاحب کے اسلام کا ثبوت

پھر سکھوں کی نہایت ہی معتبر کتاب تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگہ جی گیانی جو حال ہی کی تصنیف ہے اور سکھوں کے ہاں نہایت ہی معتبر کتاب شمار کی جاتی ہے) کے حصہ اول صفحہ ۲۶۲ سطر ۳ میں لکھا ہے:-

"بابا جی جدے جا اترے ایتھے مائی حوا دی قبر توں پوربے رخ دریا دے کنارے بابے دا مکان ہے اسے فقیر نانک قلندر بادی ہند دا دائرہ آکھدے ہیں۔ سویٹ جو باوا جی عصا۔ استاوہ (کوزہ) مصلّےٰ (جائے نماز) کتاب (قرآن کریم) نیلے رنگ کے بستر دلق دی ٹوپی دیشمینے کی ٹوپی جو اکثر صوفی لوگ پہنتے ہیں، رکھدے سن تے اپنے ساتھیوں پاسوں بھی رکھاندے سن"

یہ کوئی دقیق عبارت نہیں ہے جسے ہر ایک سمجھ نہ سکے صاف اور واضح پنجابی ہے جسے بچہ بچہ بھی نہایت عمدگی سے سمجھ سکتا ہے۔ خالصہ تواریخ کا مصنف بھائی گیان سنگہ جی گیانی اپنی مسلمہ کتب کے معتبر حوالجات کی بنا پر لکھتا ہے۔ کہ باوا صاحب عرب میں استاوہ یعنی وضو کرنے کیلئے کوزہ۔ مصلّےٰ جائے نماز۔ کتاب (قرآن کریم) نیلے رنگ کے کپڑے۔ اور دلق کی ٹوپی جو مسلمان صوفیا کا لباس ہے) کو رکھتے اور پہنتے تھے نہ صرف خود ہی قرآن کریم اور مصلّےٰ رکھتے تھے بلکہ اپنے ہمراہیوں سے بھی رکھواتے تھے۔ آخر ہمارے دوست کہانتک حضرت باوا صاحب کے اسلام سے انکار کرتے جائینگے۔ حضرت باوا صاحب کا اسلام تو اظہر من الشمس ہے۔

باوا صاحب کے دلمیں حج کی عظمت

پھر آگے جاکر خالصہ تواریخ مولفہ بھائی گیان سنگہ جی گیانی حصہ اول صفحہ ۲۶۴ سطر ۸ پر باوا صاحب کا یہ قول درج ہے:-

"بابے جی نے اپنے ساتھیاں نوں آکھیا تسیں سچے حاجی نہیں اس لئے وجہ مہر اور محبت اور خیرات کردے جاندے تا فیض پائیدا آہے سچے محبت بازی اور مسخری کردے جاندے تاں حاجی نہیں ہوندا"

حضرت باوا صاحب اپنے ہمسفر حاجیوں کو یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ تم لوگ سچے حاجی نہیں ہو جو سچے حاجی ہوتے ہیں وہ کعبہ شریف کو جاتے ہوئے راستہ میں رحم۔ محبت۔ اور خیرات کرتے جاتے ہیں۔ اس نیت سے کہ اللہ تعالےٰ ان کا حج قبول فرمائے۔ اور اگر کوئی عازم حج راستہ میں باہمی تمسخر ہنسی اور ٹھٹھا وغیرہ کرے تو اس کے حج کا ثواب زایل ہو جاتا ہے۔" سبحان اللہ حضرت باوا صاحب کے دلمیں اسلام کی تعلیم کسطرح گھر کر چکی تھی اور کسطرح ان کے روم روم میں اسلام کی اکمل اور اطہر تعلیم کا اثر ہو چکا تھا آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کو جاتا ہو تو نیلے کپڑے پہنے دلق کی ٹوپی رکھے۔ ہاتھ میں کوزہ اور مصلّےٰ بغل میں قرآن کریم۔ اور اپنے ساتھیوں کو یہ نصیحت کرتا جائے۔ کہ اس راستہ میں مہر۔ محبت۔ اور خیرات کرتے جاؤ۔ تاکہ مولے کریم تمہارا حج قبول فرمائے اور اگر تم باہمی تمسخر وغیرہ کروگے تو تمہارا حج زایل ہو جائیگا۔ کیونکہ اس راستہ میں تو تضرع۔ عاجزی۔ توبہ۔ اور خشیۃ اللہ چاہیئے تاکہ مولے کریم کے حضور ہمارا حج مقبول ہو۔ اب ہمارے سکھ بھائی ہی فرماویں کہ ہم ستری گورو نانک جی کو ہندو کہیں یا مسلمان ہیں یا ان ہر دو سے الگ؟

ہندؤں اور مسلمانوں کے مسلمہ عقائد پر حضرت باوا صاحب کا فتوےٰ!

ایک آدمی ہندو کے گھر میں پیدا ہو کر ہندو کی مذہب کا انکار نہ کرنا اس مذہب سے انکار کرتا ہے تو یہ بتصریح اس مذہب سے بیزاری کی علامت ہے اس سے بڑھ کر اس مذہب کے تارک ہونیکا اور کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ویدوں اور شاستروں کے متعلق فرماتے ہیں۔ (سورٹھ محلا پہلا)

شاستر وید بکے کھڑو بھائی کرم کرو سنساری

پاکھنڈ میل نہ چوکئی بھائی انتر میل وکاری

مطلب:- شاستروں اور ویدوں کی تعلیم کے پڑہنے سے کبھی انسان کو دلی پاکیزگی اور تزکیہ نفس نہیں ہو سکتا۔ اور جس کتاب کے پڑہنے سے انسان کے دل سے خواہشات نفسانی کی جلن کم نہیں ہوتی اور اس کے دل کو روحانی پاکیزگی اور خشیت اللہ اور تزکیہ نفس نہیں ہوتا ایسی کتاب کے پڑہنے سے کیا فائدہ؟ آیئے اب لگتے ہاتھ یہ بھی دیکھئے حضرت باوا صاحب قرآن کریم کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ اگر باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کے متعلق بھی (نعوذ باللہ) ویدوں جیسا ہی فتویٰ دیتے یا اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں تو لاریب وہ ہندو اور نہ مسلمان ہیں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور برخلاف اس کے قرآن کریم کی تعریف بیان فرماتے ہیں تو فرمایئے پھر اس میں کونسی بات ہے جس سے باوا صاحب کے اسلام میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ باوا صاحب جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۴۲ سطر ۲۹ میں فرماتے ہیں۔

"پہنے حرف قرآن دے تیسے سپارے کین + لس دیچ ہند نصیحتاں ہن گن یقین گرو"

قرآن شریف کے تیس حروف اور تیس ہی پارے ہیں اس میں اللہ نے نصیحتیں کی ہیں۔ اے بندے دل وسلو اور ان پر یقین لاؤ۔ ویدوں کے متعلق گورو صاحب کی رائے ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر قرآن شریف کے متعلق گورو صاحب کا عقیدہ دیکھئے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان کھلے کھلے نشانات کے باوجود ایک حق جو اور راستی پسند انسان کو باوا صاحب کے اسلام سے کیسے انکار ہو سکتا ہے

نماز اور گائتری کے متعلق فتویٰ

گائتری ہندوؤں کا ایک مسلم اصول ہے مگر حضرت باوا صاحب اسکی نسبت ارشاد فرماتے ہیں:- (راگ سورٹھ)

"سندھیا ترپن کرے گائتری بن بوجھے دکھ پایا"

باوا صاحب فرماتے ہیں سندھیا۔ گائتری وغیرہ کرنی بالکل بے فائدہ ہے کیونکہ اس سے تزکیہ نفس اور وصال باری نہیں ہوتا۔ اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو تب تک نفسانی خواہشات سے آزادی محال ہے۔ آیئے اب گائتری کے مقابلہ پر نماز کے متعلق باوا صاحب کا فتویٰ تلاش کیجئے جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۲۲ سطر ۲۹ پر باوا صاحب فرماتے ہیں:-

"لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کرین + تھوڑا بہنا کھٹیا ہتھو ہتھ گوین"

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ ان لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کرتے ہیں گویا جو کچھ تھوڑا بہت انہوں نے کمایا اسے بھی انہوں نے ضایع کر دیا ہے پھر آگے لکھا ہے (شلوک آدھ گرنتھ سری راگ محلا پہلا شلوک ۲۵)

صاحب کی نذر لیں پسندی جنہیں رکھ کر دھیا یا

تریئے کرکے پیچ کر ساتھی نانک شیطاناں کٹ جاوی

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے مقبول نظر ہیں جو ایک کی عبادت کرتے ہیں تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچوقت کی نماز ادا کرتے ہیں اسلئے کہ ایسا نہ ہو انکا نام شیطان راستبازوں کی فہرست سے کاٹ دے۔

دیوی دیوتا کا عقیدہ اور باوا صاحب

اوتار کا عقیدہ ہندوؤں کے ہندوؤں کے مسلمہ عقیدہ اوتار کے متعلق باوا صاحب فرماتے ہیں

"اوتار نہ جانے انت + پرمیشور پار برہم بے انت"

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ایشور نے اوتار لیا یعنی وہ قالب میں حلول کر آیا سو باوا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ نادان لوگوں کا خیال ہے اوتار ہو ایک انسان ہے وہ خدا تعالیٰ وراء الوراء ہستی ہے اسکی کنہ کو کہاں پہونچ سکتا ہے وہ تو وراء الوراء اور محیط الکل ہے کہاں انسان کہاں خدا چہ نسبت خاک را با عالم پاک

جوہاں عام طور پر مانا جاتا ہے۔ مگر اس عقیدے کے متعلق باوا صاحب فرماتے ہیں:- "دیوی دیوتا پوجیے بھائی کیا مانگے کیا دے" سورٹھ پہلا محلا "برہما وشن مہیش نہ کوئی اور نہ دیسے ایکو سوئی" مارو محلا پہلا۔ باوا صاحب فرماتے ہیں کہ دیوی دیوتا کے پوجنے سے کیا فائدہ تم اس سے کیا مانگوگے اور وہ تمہیں کیا دیگا صرف ایک ایشور ہی کی پوجا سے نفسانی خواہشات دور ہو سکتی ہیں۔ برہما اور وشن مہیش وغیرہ کا عقیدہ محض لغو ہے صرف ایک خدا ہی خدا ہے جسکی ذات

KHILAFAT LIBRARY

پاتھر لے پوجہے مگدھ گوار
اوہ جو آپ ڈبے تم کہاں تارن ہار

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ ہندوں نے صراط مستقیم کو چھوڑ دیا کی پیٹری کی لوگ اندھے ہیں گونگے ہیں بہرے ہیں۔ اور روشنی کو دور ہیں جو لوگ پتھر کی پوجا کرتے ہیں۔ بھلا وہ پتھر جو خود تیر نہیں سکتی وہ تمہیں کسطرح پار اتاریگی۔ وہ جو خود بول نہیں سکتا وہ بھلا وصال باری کا ذریعہ یا واسطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ جو ساکن چیز ہے جو اس امر کی بھی محتاج ہے کہ کوئی اسے ایک جگہ سے اوٹھاکر دوسری جگہ پر رکہے۔ وہ بھلا کل کائنات کی محرک ہستی اور طاقت سے کیا نسبت رکھتی ہے۔ پتھر جسکے ایک بچہ بھی ریزہ ریزہ کر سکتا ہے اس میں مقابلہ کی طاقت تو الگ رہی وہ اپنی منشاء کو بھی ظاہر نہیں کر سکتا۔ تو بھلا وہ تمہارے منشاء کے بر آنے کا ذریعہ اور واسطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تعلیم قرآن کریم کی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ذکر ہے یا ایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا الله حق قدره ان الله قوی عزیز۔

اس جگہ آپ خیال فرماویں۔ قرآن شریف میں بت پرستوں کے حشر اور بت پرستی جیسی رسم کو کن نتائج سے آشکارہ فرمایا ہے اور حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا شلوک میں اس آیت شریفہ کا ترجمہ کر دیا ہے۔ کہ دیکھو بتوں کی پوجا سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو ایک لا مدرک چیز ہے جو اپنے پر سے مکھی اوڑانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ تمہارے مصائب کو کیسے دور کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ ہندوں کے جسقدر مسلمہ عقاید ہیں حضرت باوا صاحب ان سب کا نہایت دہڑلے سے رد فرماتے ہیں اور یہ امور پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہے ہیں کہ حضرت باوا صاحب باوجود ہندوں کے گھر پیدا ہونے کے اور ہندوؤں کے ہاں تربیت اور تعلیم پانیکے ہندو مذہب سے کچھ بھی تعلق اور واسطہ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ کمال جرأت کیساتھ نہایت دہڑلے سے ہندو مذہب کا کھنڈن فرماتے۔ جیسا کہ گرنتھ اور جنم ساکھی کے حوالجات اور باوا صاحب کے اپنے اقوال سے ہم ہندو دہرم کا کھنڈن دکھلا چکے ہیں۔ اور برخلاف اسکے اسلام کی تائید میں بیسیوں حوالجات اور معتبر اقوال حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کر آئے ہیں۔ جن سے ایک چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی اس نتیجہ پر نہایت آسانی سے پہونچ سکتا ہے کہ باوا صاحب ہندو دہرم سے بیزار اور مذہب اسلام کے عاشق زار تھے۔ ہم نے ایسا محققانہ طریقہ لوگوں کے سامنے رکھا ہے جس کے ماننے سے کسی بھی محقق کو چون وچرا کی گنجایش نہیں ہو سکتی۔ اور ایک راستی پسند انسان اس نتیجہ پر پہونچتا ہے کہ حضرت باوا صاحب ہندو دہرم کے تارک اور اسلام کے گرویدہ تھے۔

حضرت باوا صاحب اور مردہ کا جلانا

آخر پر خالصہ سماچار کے اڈیٹر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمان مردہ کو دفناتے ہیں اور ہندو جلاتے ہیں۔ اور باوا صاحب جلانے کے حامی تھے اس لئے وہ مسلمان ثابت نہیں ہو سکتے؟ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معزز دوست اڈیٹر صاحب خالصہ سماچار کو گرنتھ وغیرہ پڑھنے کا بہت ہی کم اتفاق ہوا ہے۔ اور اگر پڑھتے ہیں تو اس اصول پر غور کرنیکا بہت ہی کم موقعہ ملا ہے باوا صاحب گرنتھ میں فرماتے ہیں:۔

دنیا مقام فانی۔ تحقیق دل دانی
مم سر مو عزرائیل گرفتہ دل ہیچ ندانی
زن پسر پدر برادران کس نیست دست گیر
آخر بیفتم کس ندارد چوں شود تکبیر

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ دنیا فناہ کا مقام ہے یہ تحقیقی ہے۔ اس کو دل سے سمجھ۔ میرے سر کے بال عزرائیل کے ہاتھ میں ہیں۔ اے دل تجھے کچھ بھی خبر نہیں۔ عورت لڑکا باپ بھائی کوئی بھی دستگیر نہیں کر سکتا۔ آخر جب نماز جنازہ پڑھی جائیگی تو میں بیکس ہونگا۔ اور بیکس ہو کر گرا ہوا ہونگا۔

اب تکبیر کا لفظ صاف اور واضح ہے ہر ایک جانتا ہے کہ تکبیر انہیں پر پڑہی جاتی ہے جنکا جنازہ پڑھتے ہیں اور جنازہ اسکا پڑھتے ہیں جو دفنایا جاتا ہے۔" ابھی بس نہیں اور لیجئے جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۰۶

داغ لو تر دھرتی جو دھرتی ہوے سمائے
تاں نکٹ نہ آوسی دوزخ سندی بہائے

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ داغ سے پاک ہو کر قبر میں جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک دوزخ کی ہوا تک نہیں پھٹکتی اب بتلایئے ان واضح اور بین اثبات کی موجودگی میں کون انکار کر سکتا ہے کہ باوا صاحب مردہ کے دفنانے کے حامی نہ تھے۔ خود باوا صاحب کا اسوہ حسنہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ آپ کی نعش جلائی نہیں گئی؟

ایک الگ مذہب کیلئے شریعت اور روحانیت ہر دو کی ضرورت

بعض ناواقف لوگ یہ کہتے ہیں کہ باوا صاحب نہ ہندو تھے نہ مسلمان بلکہ انہوں نے ایک الگ تھلگ تیسرا مذہب جاری کیا سو ایسے دوستوں کی خدمت میں ہماری یہ عرض ہے۔ کہ ایک علیحدہ مذہب کیلئے جسطرح روحانیت کی ضرورت ہے اسی طرح شریعت کے مسایل کی بھی حاجت ہے۔ اسلئے باوا صاحب نے شریعت کے مسایل کو کہاں درج فرمایا؟ کہاں لکھا ہے؟ کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا جائز اور فلاں کیساتھ ناجائز؟ فلاں چیز حلال اور فلاں حرام؟ رعایا کے بادشاہ پر یہ حقوق؟ اور بادشاہ کے رعایا پر یہ حقوق۔ عبادت کے یہ قواعد اور ضوابط؟ اپنوں کیساتھ یہ سلوک؟ غیروں کیساتھ یہ برتاؤ؟ میرے دوست بتلائیں کہ یہ کہاں لکھا ہے؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ گرنتھ یا کسی اور معتبر کتاب سے ہرگز نہیں بتلا سکو گے؟ کہ فلاں کتاب میں شریعت کے یہ مسایل ضرور صفات درج ہیں۔ حالانکہ باوا صاحب جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۱ سطرہ ۵ میں فرماتے ہیں:۔

بدعت کو دور کر قدم شریعت رکھ
نیوں چل اگے سب سے مندا کسے نہ آکھ

یعنے باوا صاحب فرماتے ہیں۔ بدعتوں کو دور کر کے۔ یعنی مورتی پوجا۔ جنیو۔ تیرتھ۔ یاترا۔ دیوی۔ دیوتا۔ وید سمرتی پران۔ سوتک پاتک۔ چھوت چھات وغیرہ .... کو ترک کر کے شریعت پر قدم مار۔ اور سب سے پیار اور محبت کرو۔ اور کسیکو خواہ مخواہ برا نہیں کہنا چاہیئے۔

حالانکہ اس جگہ باوا صاحب شریعت پر قدم مارنے کا حکم دیتے ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس جگہ باوا صاحب کس شریعت کیطرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ اگر کہو ویدوں کی شریعت کے متعلق تو اسکے بارے میں تو حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کے ابھیاس!
ہر نام چت نہ آوے نہ نج گھر ہوئے واس!
راگ ملار

باوا صاحب فرماتے ہیں بڑے بڑے پنڈت اور رشی بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر رہ گئے وہ خدا کے نام کی بھی شناخت نہ کر سکے۔ حیات جاودانی کا حاصل کرنا تو الگ رہا۔ اب اس سے صاف ظاہر اور واضح ہے کہ اس جگہ شریعت سے باوا صاحب کی ویدوں کی شریعت مراد نہیں ہے کیونکہ ویدوں کا تو باوا صاحب کمال دلیری اور جرأت اور دہڑلے سے رد فرماتے ہیں۔ اب ہم باوا صاحب کے اپنے ہی اقوال سے اس امر کا پتہ لگاتے ہیں کہ اس شلوک میں باوا صاحب کی کونسی شریعت مراد ہے۔ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۱ سطرہ ۵ پر باوا صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

بدعت کو دور کر قدم شرعیت رکھ

نیو چل اسکے سب ٹرے مندا کہی نہ آکھ

اسی باب اور اسی صفحہ کی اول سطر میں باوا صاحب فرماتے ہیں

جتنے حرف قرآن دے جتنے سپارے کلین

تس وچ پند نصیحتاں سن کر کرو یقین

باوا صاحب فرماتے ہیں قرآن کریم کے تیس حروف اور تیس ہی پارے ہیں۔ اس میں لا انتہا معرفت کے نکات اور نصیحتیں ہیں اے سننے والو تم ان نصیحتوں کو سنو اور پھر نہ صرف سنو ہی بلکہ ان پر ایمان لاؤ۔ ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ باوا صاحب وید وں سے بیزار اور قرآن کریم کے گرویدہ اسلئے یہاں شرعیت سے باوا صاحب کی قرآن کریم کی شرعیت مراد ہے جس پر قدم مارنے کی آپ اپنے پیروؤں کو ہدایت فرماتے ہیں۔ خدا ہم سب کو باوا صاحب کی اس بتلائی ہوئی شرعیت پر چلنے کی توفیق دے امید کہ خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب یا دوسرے سکھ صاحبان جنہیں ایک یا دوسری وجہ سے باوا صاحب کے اسلام پر ایمان لانے میں شک ہے وہ خالی الذہن ہو کر اس پر ضرور ہی غور فرماویں گے کہ جب شخص کی کلام میں قرآن کریم نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ وغیرہ کے لئے اس قدر تعریف اور تاکید ہے وہ شخص ہندو ہے یا مسلمان۔ ہے یار فرد نا جب روزہ ہے باوا صاحب کی ہدایات پر عمل کرنے کا ہمیں بار بار موقع نہیں ملیگا وقت کو غنیمت سمجھو اور گورو صاحب کی ہدایات کی قدر کرو۔

گرو جس کے ہوں جس راہ پر فسانہ اثر!

وہ چیلا نہیں جو نہ دے سر جھکا"

ہنگری میں بیداری: ایک معاصر لکھتا ہے کہ اہل ہنگری موجودہ جنگ سے اسقدر بیزار ہو چکی ہے کہ موقعہ دستیاب ہوتے ہی ہنگری کے لوگ آسٹریا سے علیحدہ ہو کر قومی آزادی کا اعلان کئے بغیر نہیں رہینگے۔ کیونکہ سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ جنگ سے دل برداشتہ ہو رہے ہیں وہ جلدی ہی اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ اخبار نیو سٹیٹسمین نے دو غیر جانبدار وسایل سے یہ خبر حاصل کی ہے کہ ہنگری کے ایک عظیم الشان بنک کے ایجنٹ نے کہا ہے کہ اس کے پاس سوئٹزر لینڈ کے راستہ سے بوڈاپسٹ سے اس مطلب کی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے کہ ہنگری کے سربرآوردہ اشخاص نے ایک کمیٹی قایم کر کے خود بخود بلا رضائے آسٹریا روس سے صلح کرنے کی تجویز کی ہے ایک دوسرا نامہ نگار لکھتا ہے بلکہ ایک پارٹی بطور قایم مقام پیٹرو گریڈ روانہ ہو گئی ہے نیز پیرس کے اخبار فگارو میں اہل ہنگری کی جو مراسلت شایع ہوئی ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہنگری اب میدان جنگ میں حصہ نہیں لینگے اور وہ نہیں چاہتے کہ آسٹریا کیخاطر ان کے جنگ میں لڑیں مریں۔

KHILAFAT LIBRARY

مراسلات

اشاعت اسلام!

معزز نامہ نگار کی بعض باتوں سے ہمیں اختلاف ہے اس کے متعلق ہم اپنے آئندہ اشو میں انشاء اللہ تعالےٰ مفصل طور پر روشنی ڈالینگے (ایڈیٹر)

فریب خوردہ رنگینے تمنا ہوں

ہے سبز باغ یہ گلزار آرزو میرا

بعض اغیار کا قول ہے کہ مسلمان مردہ پرست قوم ہے بعض کہتے ہیں کہ مسلمان ایک جذباتی قوم ہے۔ میں ان دونوں اقوال کا قایل نہیں ہوں نہ اس جہت سے کہ یہ دونوں خاصے کسی حد تک ہی مسلمانوں میں نہیں پائے جاتے بلکہ اس حیثیت سے کہ یہ دونوں باتیں یا دونوں خاصے اوسی قدر مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں جسقدر اور اقوام میں پائے جاتے ہیں ہر قوم مردہ پرست ہے اور ہر قوم جذبات کی پرستار۔

ہاں اس قدر کہنے کی اجازت مانگتا ہوں؟ کہ:۔

مسلمانوں میں کام کرنے سے پہلے نکتہ چینی کی نوبت آجاتی ہے۔ ورثہ حاصل کرنیسے اول تقسیم کا سوال پیدا ہو جاتا ہے جائیداد بنانے یا پیدا کرنے کا ولولہ اور شوق بہت ہے لیکن اسکی پائمالی اور قیام و ثبات کی فکر بعد میں یا تو باقی ہی نہیں رہتی اور یا اس میں فتور آجاتا ہے۔ چند سالوں سے دیکھا دیکھی مسلمانوں میں اشاعت اسلام کا بہت کچھ جوش پایا جاتا ہے۔ ہر فرقہ تو نہیں مگر بعض پر جوش فرقے اس طرف بہت کچھ توجہ کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ شک شبہ نہیں کہ اسلام نام ہی اشاعت اسلام کا ہے۔ اسلام دنیا میں آیا کیوں؟ صرف اس واسطے کہ دوسری قوموں اور دوسرے لوگوں کو بمصداق تعالوا الی کلمۃ واحدۃ الخ۔ اسلامی دائرہ میں لائے اور رفتہ رفتہ یہ سرکل اسقدر بڑھ جائے کہ دنیا کا بہت سا حصہ اس میں آ جائے۔ مسلمانوں کی یہ کوئی انوکھی اور نرالی خواہش نہیں اسلام کا شروع ہی سے یہ دعویٰ اور یہی کام رہا ہے ۔

سبب ہے زیست کا میرے کشاکش امید

الٰہی ختم نہ ہو دور جستجو میرا

جو قت (خدا نہ کرے) اسلام اور اسلامیوں کے رگ و ریشہ سے یہ لگن اور یہ جوش نکلا۔ اسی دم اسلام کی اصلی قیمتیں کمزور پڑنی لگیں گی مسلمانوں کی یہ دوڑ دھوپ بے شک بہت اچھی اور در حقیقت یہی اصلی کام بھی ہے لیکن یہ ہے کہ جس جوش خروش اور جس رگ حمیت سے یہ نیک کام شروع کیا جاتا ہے اسکی واقعی آؤ بھگت اور نگرانی بھی ہوتی ہے اور اصلی اسلامی رنگ میں اسکی غور پرداخت بھی کی جاتی ہے۔ ہماری رائے میں وہ غور پرداخت اور آؤ بھگت جو اشاعت اسلام کے شایان شان ہے بہت کچھ گھاٹے میں ہے بے ادبی معاف۔ سب سے اول یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ:۔

مسلمان ہونیوالے کس صیاد کے دام میں پھنستے ہیں کس نے انکو مسلمان کیا یا مسلمان بنایا؟ کون انکی ہدایت اور رشد کا باعث ہوا؟۔

یہ وہ باتیں ہیں جو ہر وقت باوجود بڑے لمبے چوڑے ادعائے اسلام کے معرض وجود یا معرض بحث میں آتی رہتی ہیں۔ اگر کسی ایک فرقہ نے کسی کو مسلمان کیا ہے تو دوسرا مقابل فرقہ اسکے اسلام ہی میں شک رکھتا ہے اور اگر کسی دوسرے فرقہ نے ایسا کر کے دکھایا ہے تو پہلے فرقہ کے نزدیک ایک بڑی حد تک اس کا اسلام حقیقی نہیں ہوتا

اس سواد حسن میں اے فطرت الفت مآب

مجکو پیدا کر کے تو نے میری مٹی کی خراب

ایک صحیح الفطرت مقدس اسلام کے واسطے یہ کسقدر مشکل ہے کہ وہ دائرہ اسلام کے اندر داخل ہوتے ہی لاعن کی زد میں آجاتا ہے بجائے رشتہ الفت کے اسکی راہوں میں منافرت کی صف بچھائی جاتی ہے۔ ایک متلاشی کو شروع ہی میں ان رموز اور ان امور سے کسقدر بالاستیعاب واقفیت ہو سکتی ہے جو پرانے مسلمانوں کو سالوں کے بعد بھی نہیں ہوتی نو مسلموں کے واسطے تو شروع شروع میں اولیات اسلام ہی کی تعلیم ضروری اور لازمی ہے۔ انتہائی مسایل کی بحثوں میں انہیں ڈالنا اون کے واسطے چند ناگفتہ بہ مشکلات کا پیدا کرنا ہے۔ سب سے اول ورثہ پیدا کرنا ضروری ہے تقسیم کا سوال بعد میں طے ہو سکتا ہے۔ جو فرقہ کسی کو مسلمان کرے وہ اس فرقہ کا مسلمان شمار ہو کر بیجا نکتہ چینیوں سے احتراز کیا جائے۔ ایک طرف اشاعت اسلام کا اسقدر جوش و خروش ہو اور دوسری طرف اندرونی تفریقات کی وجہ سے نو گرفتاروں پر اسقدر بے دے کوئی معقول پہلو نہیں رکھتی۔ ان حالات میں بیسے نو گرفتاران کو کس مصیبت کا سابقہ پڑیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

ر دلی اجنبیت انہیں کبھی مایوس کرتی ہوگی؟

ہاں کلیجا میرا ننھا سا ہے مسلنے کے لئے
ہاں میرا خون نابہ دل ہے ابھلنے کے لئے
ہاں یہ نازک بال و پر میرے ہیں جلنے کے لئے
ہاں کوئی حسرت نہیں میرے نکلنے کے لئے
لیکن اسکا راز کس دل سے زبان پر لاؤں میں
اپنے جل بجھنے کی لذت کسطرح سمجھاؤں میں

ہب کا ترک کرنا اگرچہ بہت کچھ مذہبی اجتہادات کے تابع ہوتا لیکن پھر بھی ایک مذہب سے نکلکر دوسرے مذہب میں آنا بالخصوص دستان کی سرزمین میں بہت کچھ عملی مشکلات رکھتا ہے خاندان بال بچہ قوم کو چھوڑنا تھوڑی بات نہیں یہ شکار اگرچہ شکاری ت کچھ مشکلات ڈالتا ہے لیکن خود شکار کو بھی جن تکلیفات ن امتحانات میں پڑنا ہے وہ بھی کم نہیں ہیں - ایک نومسلم کے طے یہ وہ سفر ہے جسکی کوئی انتہا ہی نہیں - یار غار رشتہ دار اور باپ ہم قوموں کو سامنے روز دیکھتا ہے مگر کیا مجال کہ ان نت اور انکی ہمدردی سے کوئی حصہ بجز کھا سکے - راہ ہی انگلیاں اٹھتی اور پھبتیاں اڑتی ہیں - صرف پھبتی بلکہ پرانے مسلمان بھی تاڑتے اور دیکھتے ہیں کہ اسکی ریا نوآموز یا نوشاگرد کی فطرت کیسی واقع ہوئی ہے اور رفتار کیسی ہے اور یہ کیوں مسلمان ہوا ہے ؎

رہ گیا ہوں یادگار کاروان سوختہ
منزل ہستی میں میں ہوں اک نشان سوختہ

بختی یا شوئی طالع سے کوئی نوگرفتار روٹی کھاتا اور کسی قدر ہے تو پھر پہلے بھائیوں کی یہ رائے ہو جاتی ہے - کہ ابھی سے سرمایہ سابقہ اسلام کی نذر ہونا چاہیئے - ہمارا اخبار بھی ہی ئے - ایک گرامی قدر شخص جب مسلمان ہوا تو ایک پرانے مسلمان یاضی کا طالب ہو کر یہ لکھ مارا کہ اسلامی نعمت سے سرفراز ہونے شی میں سب سے اول خمس مال کا تو ہمیں دلوا دیئے - اس غریب ان ہونیکا اچھا صلہ ملا -

حسن من صرف حریفاں شد خریداری کجا
یوسفم ہمراہ گرگاں گرم بازاری کجا

ہرا یہ منشا نہیں کہ لوگوں کو زر و مال کا فریب دیکر مسلمان کیا جائے ہر شروع ہی شروع میں انکے ساتھ واجبی ہمدردی لازمی ہے بلیف دہ مطالبات - اور اگر نفس الواقعہ کوئی نوگرفتار بھائی ہمدردی اور قابل امداد ہے تو مدد دینے میں بھی کوئی قباحت جب ہمارا بھائی بن گیا - تو ہمارے ساتھ ساجھی ہے ہمارے یں اس کا حصہ بخرہ ہے - ہماری مہربانیاں سب سے بڑھ کر اس کے واسطے ہیں - جو شخص مسلمان ہو گیا پس ہمارا یہ فرض ہے کہ اسے مسلمان کی حیثیت سے دیکھیں خودغرضانہ نکتہ چینیوں کی ضرورت نہیں - اسلام ایک ایسا مذہب ہے - جس میں داخل ہوتے ہی ہر ایک مسلم کی فوقیت قوم شیخی فخر ٹوٹ جاتا ہے - کسی نے بہت اچھا کہا ہے کہ اسلام جس قوم میں گیا اسکی قومیت کو دنوں ہی میں کھا گیا - مسلمانوں میں جسقدر لوگ مختلف قوموں سے آرہے ہیں - ان کی قومیت برائے نام پائی جاتی ہے - در اصل کوئی قوم باقی نہیں رہتی ہے - اسلام کا اس میں فخر ہے کہ اس میں کوئی قوم اور کوئی قومیت نہیں ہے - سرے سے لیکر آخر تک سب کے سب ایک ہی ہیں - جو شخص اسکا قایل اور معترف نہیں ہے اسلام سے دور جا رہا ہے -

یہ بڑا نقص ہے کہ بہت سے مسلمان ہندوستان کی سرزمین میں رہ کر نومسلموں کے مقابلہ میں قوم اور قومیت کا سوال زیر بحث لانے کے عادی ہیں - یہ وہ نقص ہے جو نوگرفتاروں کیواسطے سخت درجہ کی دل شکنی کا باعث ہے اگر اسلام اختیار کرکے بھی وہی بیگانہ خرخشہ رہا - تو پھر مسلمان ہونیکی کس کو ضرورت ہی کیا ہے اپنے گھر ہی میں رہ کر کلمہ پڑھنے کے بعد انسان دل ہی دل میں مسلمان رہ سکتا ہے - پھر ایسے اظہار کی جو وحدت اور یکجائیت کو کچلی دینے والا ہے ایک چوہڑہ بھی مسلمان ہو کر یہ دعوی کر سکتا ہے کہ وہ جیاں جاٹ مغل سید پٹھان اور شیخ کے عین بیچ آگیا ہے اور اسے وہی حقوق حاصل ہیں جو ان کو بھی - وہ ان ہی نعم اجر ایزدی کا امیدوار ہے جو پرانے مسلمانوں کے مزعوم خاطر ہیں اگر اسے باوجود مسلمان ہونے کے بھی ایسے حقوق حاصل نہیں ہیں تو اس کا عدم وجود برابر ہے وہ کس منہ سے مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو سکتا ہے - اور کس بات پر فخر کر سکتا ہے؟

آہ میں اس بزم میں آزردۂ تقدیر تھا
حسرت برباد کی بگڑی ہوئی تصویر تھا

میں دیکھتا ہوں کہ عموماً نومسلموں کے متعلق اب یہ بحث رہ رہ کر اٹھتی ہے - جس سے انکی سخت دلشکنی متصور ہے - اور ایسی بحث - میرے نقطہ خیال سے نہ صرف اصول انسانیت ہی کے مخالف ہے بلکہ اسلام کی بھی - اسلام میں مساوات کی تعلیم کا دعوے کیا جاتا ہے وہ ایک بڑی حد تک ثابت ہے احکام وعید سزا و جزا انعام و اکرام کے اعتبار سے مساوات اسلام ہی میں پائی جاتی ہے - مسلمان ہونیکے ساتھ ہی نومسلم کو ایسے سب مراتب حاصل ہو جاتے ہیں اور ان سے پرانے مسلمان کسی حالت میں انکار نہیں کر سکتے - اور یہی بات اسلام کی صداقت پر ایک بیّن دلیل ہے - یہ بات کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی ہے

خورد و نوش کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو اسلام کی وسعت پر دال ہو بلکہ اصل وسعت کچھ اور ہی ہے - چونکہ اسلام میں قوم اور قومیت نہیں ہے بجز اس کے کہ دنیاوی امتیازات سے کسی نہ کسی حد تک درجہ بندی ہو - اس واسطے خورد و نوش کیساتھ ہی خاص تعلقات خاص روابط خاص مراعات اور رشتہ داریوں کا رشتہ ہی شروع ہو جاتا ہے - ہر مسلمان نومسلم کے ساتھ مذہب کے اعتبار سے تعلقات روابط مراعات اور رشتہ داری سے انکار نہیں کر سکتا - سوائے اس کے کہ بعض دیگر وجوہ سے انکار کیا جائے - جو بعض حالات میں پیش آتے رہتے ہیں - مذہبی انکار سے مراد یہ ہے کہ مذہبی رنگ میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسے لوگوں کو ناطہ نسبت دینا یا دیگر روابط اور مراعات کا جاری رکھنا شرعی مکروہات میں ہے اور اسلام اسکے مخالف ہے - بعض وقت یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نوگرفتاران یا نومسلم ہر پہلو سے پاک صاف ہونے چاہئیں - اسلام قبول کرتے ہی یا تو وہ جنید بغدادی ہو جائیں اور یا حضرت شبلی کا روپ؟ جب ان میں ادنے سا قصور اور نقص بھی دیکھا جاتا ہے تو ان پر وہ لے دے ہوتی ہے جو پرانے مسلمانوں کے مقابلہ میں بالکل روا نہیں رکھی جاتی - جب پرانے مسلمانوں میں بھی بہت سے مسلمان ایسی کمزوریوں میں آلودہ ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ نومسلموں میں سے بھی کوئی ایسا نہ ہو - بعض وقت یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں نوگرفتار یا نومسلم فلاں مولوی صاحب نے داخل اسلام کیا تھا - اور اسکی حالت بلحاظ بعض حالات کے اچھی نہیں ہے - اسواسطے ایسے مولوی صاحب کا طریق اشاعت اسلام صحیح نہیں - یہ فلسفی کیسی نکمی اور بودی ہے جب خدا کی خدائی میں ہی مختلف قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی امت میں بھی یہ بات نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہر ایک مولوی صاحب کے مریدوں میں سے سب کی حالت یکساں ہی ہو - بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فرقہ کا حق اشاعت اسلام کا ہے اور فلاں کا نہیں - اس واسطے کہ فلاں کے عقاید اچھے ہیں اور فلاں کے برے - مگر ایک نووارد کو مسلمان بناتے وقت جن اصولوں کو ایک نومسلم کے سامنے رکھا جاتا ہے - وہ سب کے ایک ہی ہیں - اور یہ خوبی اور عالمگیر اخوت کی زنجیر کی گرہ صرف اسلام میں ہی پائی جاتی ہے - ہندوستان ہی نہیں بلکہ روئے زمین کے مذاہب اس سے قطعی تہیدست ہیں - سماج آریہ بناتے وقت نووارد کے سامنے جو شرائط رکھے جاتے ہیں وہ سناتن دھرم کے بالکل متضاد ہیں - سناتن دھرم جو شرائط نووارد کے سامنے رکھتا ہے وہ سکھ ازم کے قطعی متضاد ہیں - سکھ دھرم جو شرائط نووارد کے سامنے رکھتا ہے وہ برہمو سماج کے قطعی خلاف ہیں - برہمو سماج

ہے۔ اصول نو ... کے سامنے تثلیث رکھتا ہے وہ رادھا سوامی مت کے قطعی خلاف۔ اسی طرح پروٹسٹنٹ جو عقیدہ نو وارد کے سامنے رکھتا ہے کیتھولک کو وہ مرغوب نہیں۔ یہ عالمگیر اخوت کی چابی صرف اسلامی اصولوں میں ہی پنہاں ہے۔ اگر کوئی روس میں مسلمان کرے گا تو وہ بھی نومسلم کے سامنے وہی اصول رکھیگا۔ اگر کوئی امریکہ میں مسلمان بنائیگا تو وہ بھی وہی اصول سامنے رکھیگا۔ اگر ہندوستان میں نو وارد کو حلقہ اسلام میں داخل کریگا۔ تو وہ بھی وہی اصول سامنے رکھیگا۔ اور اگر کوئی چین و جاپان میں یا افریقہ وغیرہ میں مسلمان بنائیگا تو وہ بھی نومسلم کے سامنے وہی اصول رکھیگا۔ غرضیکہ اسلامی اصول ایسے عالمگیر اور محکم ہیں کہ کسی ملک کی آب و ہوا کا اس پر اثر نہیں۔ مگر یہ اسلام کے محکم اصول ہر ملک کی آب و ہوا پر اپنا اثر ڈال لیتے ہیں۔ بایں حالات لازمی نہیں ہے کہ نومسلموں کی بابت عقاید کے اعتبار سے ایسا فتویٰ دیا جائے۔

مذہب میں مختلف فرقوں کا پیدا ہوتے رہنا ایک مرتبہ ارپرشین ہے یہ سلسلہ بھی نہیں رک سکتا اور میری رائے میں مذہب اسلام کے اندر یہ فرقہ بندی نہیں ہے یا بعض اختلافات کے اعتبار سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ رسوم میں بہت سے فرقے ہیں۔ مگر اصولی امور میں فرق نہیں ہے۔ اسلام کے بڑے بڑے رکن خدا ۔ قرآن ۔ محمد ۔ ہیں ان سے کوئی فرقہ انکاری نہیں ہے۔ اور اگر کوئی کسی ایک جزو سے انکاری ہو تو وہ مسلمان ہی نہیں کہا جائیگا۔ اور نومسلموں کو شروع شروع میں ان ہی تین رکنوں کی تعلیم اور تلقین کی جاتی ہے۔ باقی کے عقاید کی بعد میں تعلیم ہوتی ہے۔ یا سمجھدار نومسلم بعد میں اپنے لئے راہ خود ہی نکال لیتے ہیں ان تمام ابتدائی امور کو الگ رکھکر نوگرفتاروں یا نومسلموں کی آدبھگت کے واسطے لازمی اور ضروری ہے کہ انکی حفاظت اور نگرانی کے واسطے معقول انتظام کیا جائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی موجودہ مالی اور انتظامی حالت بہت کچھ متنزل ہے۔ اسی واسطے خاص طور پر ... دیکھا ہے کہ جو نئے بھائی ان میں شامل ہوتے ہیں انکی حفاظت اور تعلیم و دیگر ضروریات کے واسطے کچھ بندوبست ہو سکتا ہے۔ اگر نوگرفتاروں اور نو آموزوں کی اولاد اور ذریات کی تعلیم و تدریس اور تلقین کا کوئی خاص انتظام نہ ہو تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا اور اسلام کی اصلی روش سے اونکو محروم رکھا جائیگا۔ امدادی طریق عمل سے رفتہ رفتہ خود نوگرفتار اور نومسلموں میں بھی اپنی مدد آپ کی روح سلول ہوتی جائیگی

لیکن پرانے نومسلموں کا یہ فرض ہے کہ وہ اول خود اپنے نئے بھائیوں سے ہمدردانہ سلوک کریں۔ نہ یہ کہ مسلمان کرکے فراموش کردیں۔ اور ان کی خبر ہی نہ لیں۔ ہاں جو وقت ایسے نوگرفتاران اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہو جائیں تو دوسری جماعتوں کی طرف متوجہ ہوں اور ان حالات میں ایسی پہلی جماعتیں بھی پرانے مسلمانوں میں شامل ہو کر جدید جماعتوں کی حفاظت برادرانہ میں حصہ لینگی۔ امداد کا یہی رفتہ رفتہ بہتا ہی آتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت جب کوئی مفلوک الحال نومسلم کسی بابرکت اور باثروت مسلمان سے ضرورتاً یا تو فرضاً جان بوجھ کر ہی دست سوال دراز کرتا ہے تو بعض پرانے دنیادار کھلے الفاظ میں تنبیہ ہو کر کہتے ہیں کیوں وچند ارنا تمہارے بغیر اسلام ترا نہیں ہوتا تم نے اسلام میں آکر کیا کچھ برکات بخشی ہیں کیوں مانگنے ہو جاؤ۔ پھر اپنے آبائی دین میں چلے جاؤ۔ یہ کلمات ایک گرفتار کے واسطے جو کچھ اثر رکھتے ہیں مخفی نہیں ہے بڑے بڑے لوگوں کی تو حالت ہی کچھ اور ہے۔ بعض لوگ یہاں تک کہدیتے ہیں یہ سب کھیل ہے۔ مسلمان ہو کر پرانے مسلمانوں سے امداد کا خواہاں ہونا اسلام نہیں ہے۔ خدا کی قدرت ایک طرف بہت سے لوگ یا بہت سے دیندار جوش و خروش میں آکر اشاعت اسلام کی کتابیں دور تک پھیلانا چاہتے اور اسلام کا پہلا اصول قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف سے نومسلموں کیساتھ سلوک یہ ہوتا ہے بلکہ بعض نومسلم بھی غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن پرانے نومسلموں میں سے کیا کوئی نہیں ہوتا۔ اور فیصدی کتنے محفوظ رہتے ہیں۔ شکاری نوگرفتاروں کی خاطر اپنے تئیں بہت کچھ تکالیف میں ڈالتے ہیں۔ لیکن نوگرفتاران اسلام کے واسطے اسقدر بھی تکلیف گوارا نہیں کیجاتی یہ حالت اس زمانہ کی خصوصیات میں سے ہے ورنہ پہلے زمانوں میں اور اب بھی بعض بزرگان دین دل سے بطور بھائیوں کے ان لوگوں کیساتھ ہمدردی سلوک پیش آتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ایسے نو آموزوں کے واسطے جو رعایات رکھی گئی ہیں۔ وہ مخفی نہیں ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں جتنی قومیں مسلمان ہیں۔ وہ سب کی سب کسی نہ کسی وقت میں نوگرفتار یا نو آموز ہی تھیں۔ انکی بھی یہی حالت تھی۔ وہ ذرا مڑکر اپنی حالت کا موازنہ کر کے اس وقت کے نوگرفتاروں کی بابت سوچیں اور اگر ایسی تنگدلی مستحسن خیالی کی گئی ہے۔ تو پھر اشاعت اسلام سے روگردانی ہی اچھی ہے۔ اس سے خاموشی ہی بہتر تاکہ نوگرفتاران اپنی قسمت کا خود فیصلہ کر سکیں

سوز و گداز میرے لئے نشاط ہے
وجہ ہزار عیش ہے صورت انبساط ہے

پرانے دنوں میں جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو اس کو لقب شیخ سے ملقب کیا جاتا تھا۔ لفظ شیخ کے معنے محترم اور معزز کے ہیں۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام میں نومسلموں کی عزت اور احترام کہاں تک ہے یہ لقب خاص ہندوستان میں دیا جاتا رہا ہے یہ بحث اس واسطے چھیڑی گئی ہے کہ جو لوگ اشاعت اسلام پر زور دے رہے ہیں وہ اولیات اشاعت اسلام سے بھی واقف رہیں۔ آخر پر ہم نومسلموں سے بھی ایک بات کہتے ہیں۔ اسلام بھی ایک ایسا مذہب ہے جو فطرت اور عقل کے مطابق ہے۔ جب آپ لوگوں نے اتمام قسم کی اندرونی اور بیرونی تکلیفات کو اٹھا کر یہ نعمت پائی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی آپکا فرض ہے کہ باوجود ہم پرانے مسلمانوں کے خشک سلوک اور جارحانہ عمل کے آپ استقلال رکھیں اور خدا ہی سے امداد چاہیں۔ رسول عربی کی دعائیں سے یہ رو رکنے والی نہیں ہے آپ احمد عربی کی روحانی ذریات اور اولاد ہیں ہر حالت میں خدا آپ کا مددگار ہے اور وہی حافظ و ناصر۔ آپ نے بھی کسی وقت پرانے مسلمانوں کی فہرست میں جانا ہے۔ یاد رکھو کہ تمہارا سلوک بھی نومسلموں اور نوگرفتاروں سے ایسا نہ ہو۔ ہمارا یہ خطاب کل مسلمانوں کیطرف نہیں ہے بلکہ انکی طرف جو کہتے بہت کچھ ہیں اور کرتے بہت کم ہیں۔

اب بھی پرانے مسلمانوں میں سے بہت سے مسلمان اپنی جان سے بھی نومسلموں کو عزیز سمجھتے ہیں اور ان کی عزت اور احترام میں حصہ وافر لیتے ہیں اور اسے ایک مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ ان کے طریق عمل سے اس نئی برادری کی پوری پوری عزت و حرمت ہوتی ہے۔ جو کچھ اسلام نے تعلیم دی ہے اس کے مطابق ان نئے بھائیوں سے سلوک ہونا چاہیئے اللھم زد فزد۔

میرے دل پر بھی ہے داغ بے رونقی بزم عیش
آہ میں بھی تھا شریک تیرہ روز انجمن

(راقم ایک پرانا مسلمان)

نور کیساتھ عملی محبت کا ثبوت

ناظرین کرام غالباً یہ بات سنکر خوش ہونگے کہ بفضل ایزدی اب نور کی اشاعت میں دوبارہ بہار آرہی ہے جن دوستوں نے ماہ جنوری میں خریدار عطا فرمائے خاکسار ایڈیٹر نور دل و جان سے مشکور اور دوست بدعا ہے اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے۔ نور جس خلوص قلب اور صداقت سے بیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ آجکا لیڈر جو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ کے متعلق ہم لکھے پڑھنے سے ناظرین خود بخود اس نتیجہ پر پہونچینگے کہ نور کیسی محنت شاقہ سے ایڈٹ کیا جاتا ہے یہ معرکۃ الآرا مضمون اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں اوراق گردانی کا نتیجہ ہے ہم

[illegible]

اسی طرح نور میں جو بھی مضمون درج ہوتا ہے وہ کمال محنت سے تیار کیا جاتا ہے اگر ناظرین زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایک دو دو خریدار دیدیں تو نور کی مشکلات ایک ہفتہ کے اندر اندر طے ہو سکتی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ترکی کی شرکت جنگ پر ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی تقریر

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سرمائی سیشن کے پہلے اجلاس میں ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر نے جو دلچسپ اقتتاحی تقریر فرمائی ہے اس میں سب سے پہلے جنگ ترکی کا نہایت افسوسناک لہجہ میں ذکر کیا اور مسلمانان ہندوستان کی وفاداری گورنمنٹ کی تعریف کی کہ باوجود اس کے کہ قدرتاً انہیں ترکی کیساتھ ہمدردی ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن جبکہ انہیں صحیح حالات معلوم ہو گئے تو انہوں نے اپنے شہنشاہ سے وفاداری کا پورا حق ادا کر دیا۔

لارڈ ہارڈنگ بہادر نے ایکمرتبہ پھر اسبات کو واضح کر دیا ہے کہ ترکی جرمنی اور آسٹریا کے دباؤ میں آکر اس جنگ میں کود پڑی ہے ورنہ ہمارے لئے تو ترکی سے لڑنا محض بے سود اور غیر ضروری تھا۔ آپنے بتلایا کہ تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ انگلستان اور ترکی کے مابین جنگ پیش آئی ہے بلکہ یہ دونوں سلطنتیں دوست رہی ہیں چنانچہ اسکی تائید میں پہلے جنگ کریمیا میں ترکی کی امداد میں بیحاباً انگریزی خزانہ اور خون کا صرف کرنا یاد دلایا۔ اور پھر پچیس سال پیشتر کا سینٹ سٹیفانو کے معاہدہ کا ذکر کیا جبکہ روس قسطنطنیہ پر چڑھ آیا تھا۔ مگر انگریزی بیڑے نے ترکوں کی مدد کی۔ ورنہ اسی وقت سے یوروپ میں ترکی طاقت برباد ہو جاتی۔ اس وقت سے ابتک انگلستان کی پالیسی ترکی کی حالت برقرار رکھنے اور اندرونی خطرہ اور بیرونی اندیشہ کے خلاف کوشش اور اصلاح کرنے کی رہی ہے اسکی میں ذاتی تجربہ سے تائید کر سکتا ہوں۔ گو انگلستان کا مشورہ بعض صورتوں میں ترکی کو ناگوار گذرا ہو مگر انگلستان کی اس میں کوئی ذاتی غرض اور مصلحت مدنظر نہ تھی واقعی بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ ترکی اور انگلستان کے درمیان جنگ چھڑ گئے یہ وہ افسوسناک بات ہے کہ آج سے پہلے جسکا خیال کر کے خدانخواستہ کی دعا مانگنی پڑتی تھی۔ مگر آج یہ بات عمل میں آرہی ہے حضور وائسرائے نے ہرچند کہ اعلان جنگ سے دو چار روز پیشتر ہی اپنا مفصل بیان ترکی سے جنگ چھڑنے کے وجوہات کے متعلق شایع کر دیا تھا تاہم اب جو انہیں تقریر کا سب سے پہلا موقعہ ملا آپنے سب سے پہلے اسی افسوسناک واقعہ کا ذکر کیا ترکی اور انگلستان کی پشتینی دوستی کو کسی غلط فہمی یا ترغیب میں آکر جن ترک مدبروں نے صدمہ پہنچایا ہے انہوں نے فقط تمکو برائی کیا پڑی اپنی بزرگوں کی نصیحت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے بلکہ اپنی قوم اور مملکت کی تاریخی روایات کو نقصان پہنچایا ہے سلطان عبد الحمید کا وہ قول بھولنے کے لایق نہیں جبکہ اس نے انگریز سفیر سے کہا تھا کہ میرے باپ کے زمانہ میں انگریزوں کی ترکی سے ایسی دوستی اور یکجہتی تھی کہ انگریزی سفیر کو وہ "بیوک ایلچی" یعنے سفیر اعظم کہکر اپنا ذاتی دوست سمجھتے تھے۔ اس کے بعد ہز ایکسیلنسی نے کسی قدر تفصیل سے بیان کیا ہے کہ کسطرح ترکوں نے جرمنوں کے اثر میں آکر انگلستان سے لڑائی چھیڑی ہے اور فرمایا ہے کہ ترکوں کیطرف سے اشتعال پیدا کرنے والے واقعات ۲۸-اکتوبر میں آئے۔ لیکن سر ایڈورڈ گرے نے غیر معمولی صبر سے کام لیا اور ۲-نومبر کو توفیق پاشا سفیر عثمانی مقیم لنڈن کو کہا کہ اب بھی اگر دولت عثمانی جرمن بحری اور بری کمیشنوں کو موقوف کر دے اور خصوصاً گوبین اور بریسلا کے جرمن افسروں کو موقوف کر دے تو ہماری سلطنتوں کے درمیان جنگ رک سکتی ہے۔ مگر جیسا کہ سرکاری وائیٹ پیپر میں چھپ چکا ہے۔ انور پاشا وزیر جنگ نے ۲۲-اکتوبر کو آسٹریا کے سفیر کو کہدیا تھا کہ وہ خود تو جنگ پر تلا ہوا ہے خواہ اس کے دوسرے ہمعصر وزراء کیا ہی خیال کرتے ہوں کہ ترکی بیڑہ بحیرہ اسود میں بھیجدیا جائے گا۔ اور وہ سہولت سے جرمن امیر البحر سے جو ترکی بیڑے کا کمانڈنٹ ہے فیصلہ کریگا کہ جنگ چھیڑنے کے بہانے پیدا کرے۔ اس طرح حضور وائسرائے جرمن اثر میں آئے ہوئے ترکی افسروں کی طرف سے جنگ کی ابتدا ثابت کر کے فرماتے ہیں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ہندوستان کی جماعہائے اسلامی نے نہایت وفاداری سے ترکی کے اس جنگ کو روکنے کی کوششیں کیں۔ اور حکام قسطنطنیہ نے ان کی ایک بھی بات نہ سنی۔

آپ نے پھر ایکمرتبہ اعلان فرمایا ہے کہ دول متحدہ نے اسلام کے مقامات مقدسہ عرب و الجزیرہ کو حملوں سے محفوظ رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔ بلکہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی طرف سے بھی یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر ضرورت واقعہ ہوئی تو وہ تنہا تمام دشمنوں کے مقابلہ میں ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے اور انہیں آزاد رکھنے کو تیار ہے۔ آپ نے تبلایا کہ یہ اتحاد کیسا غیر قدرتی نظر آتا ہے کہ انگلستان فرانس اور روس کیطرف سے تو ہزارہا مسلمان میدان جنگ میں جرمنی کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ مگر ایک مسلمان بھی جرمن افواج میں شریک نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ ترکی مدبروں نے ان باتوں کا خیال نہ کیا لارڈ ہارڈنگ بہادر فرماتے ہیں کہ یہ کہنا خلاف امید نہیں ہے کہ انور پاشا کے جنگی جتھے نے جرمنی کے دباؤ میں آکر اسلام کے مقاصد کو نقصان پہنچایا اور گورنمنٹ ترکی نے اس اثر کو قبول کر کے اپنی سیادت کو ترک کر دیا اور ایک اسلامی سلطنت کی آزادی کو جرمنی کے ہاتھ میں بیچ کر دیا۔ اب ترکی کو ان کاموں کا نتیجہ بھگتنا پڑیگا اور خواہ واقعات کوئی بھی صورت اختیار کریں مگر اسلام کے مقامات مقدسہ محفوظ رہینگے اور اسلام اب بھی دنیا کی ایک بڑی طاقت رہیگا۔" اس کے بعد آپنے مسلمانان ہند کی وفاداری کی تعریف فرمائی اور تمام ہندوستان میں اس جنگ کے خلاف ملک معظم کے تخت کی طرح کیسا تھ جوش ہمدردی اور وفاداری کے جذبات کی توقیر کو تسلیم کیا اہل ہند اس قدر دانی کیلئے نہایت مشکور اور خوش ہیں۔ اور خصوصاً مسلمان کہ جنکی حالت اور مشکلات کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے اور بہی خوش ہیں کہ حضور وائسرائے ہند نے باوجود ایک مسلمان سلطنت کے متعلق احساس دگرگوں ہونے کے م

م ان وفادارانہ اظہارات کی قدر فرمائی ہے۔

ہندوستانی تار برقیاں

سر جیمس مسٹن صاحب بہادر بالقابہ غازیپور میں

غازیپور ۱۶ جنوری۔ ہز آنر نے ضلع کی مسلم لیگ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا میں آپکے اس سپاسنامہ کا ممنون ہوں جسمیں جو ضروری مقاصد پیش کئے گئے انکا لہجہ نہایت دوستانہ ہے اس وفاداری کے اظہار سے جو ملک معظم کیساتھ معاملہ جنگ میں آپنے ظاہر کی ہے میں بہت خوش ہوا۔ اور جسمیں آپنے بیان کیا ہے کہ ملک معظم کیلئے ہم دل سے دعا کرتے ہیں

ہندوستان کے سب سے بڑے حاکم

یعنے وائسرائے بہادر نے گذشتہ ہفتہ یہ اظہار کر دیا ہے کہ انہیں مسلمانوں کی وفاداری پر پورا یقین و بھروسہ ہے۔ اس کہنے کے بعد دوسرے شخص کہنے کی ضرورت نہیں ہے مگر میں اس میں یہ اور بڑھاتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔ ہندوستانی مسلمانوں نے وہی کیا جو

ان سے توقع تھی!

انہوں نے بلا پیش و پیش مشروط وفاداری کو بالائے طاق رکھدیا اور بلاشرط وفاداری میں منہمک ہو گئے۔ انہوں نے اپنی وفاداری کا کوئی صلہ نہ چاہا۔ نہ اس سے اس وقت کچھ فایدہ اٹھانیکی امید ظاہر کی اور نہ آیندہ کیلئے ہم سے اپنی وفاداری پر وعدے وعید کئے۔

ہر مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے

شاہ وقت کی اطاعت میں اس وقت تک ثابت قدم رہے۔ جب تک اسے خداوند قدوس کی عبادت سے منع کیا جائے یعنے اس کے مذہب میں کوئی رخنہ نہ ڈالا جائے۔ ایک طرف تو ہم تمہاری اس وفاداری اس وفاداری کے ثبات پر خوش ہیں۔ دوسری طرف ہم تمہارے مذہبی جذبات کی بھی چشم پوشی نہیں کر سکتے۔

کوئی جماعت تمام دنیا کے عرض و طول میں ہرگز بھی نہیں ہے جو آپسمیں ایسی متحد ہو جیسے عرب کے عظیم الشان پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بہت سی صدیوں میں قسمتوں کے الٹ پھیر پر بھی اس پر دوست اتحاد میں مطلق فرق نہیں آیا اور خواہ کسی دور دراز ملک کے رہنے والے کیوں نہ ہوں وہ سب بسبب مسلمان ہونے کے باہم متحد اور اسلام کے ایک رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں۔

اس لئے آپکے اس غم و الم سے چشم پوشی کرنا فضول ہے جو آپ کو ترکی کے شریک جنگ ہونے سے پہونچ رہا ہے۔ وہ ترکی جو اسلام کی سب سے بڑی آزاد و تاریخی سلطنت ہے۔ آج ہمارے دشمنوں کے زمرہ میں ہمارے مقابلہ میں آگئی ہے۔ لہذا تمہاری اس پریشانی اور مصیبت میں ہمیں تم سے دلی ہمدردی ہے۔"

KHILAFAT LIBRAR

تازہ خبریں

بفضل ایزدی حضرت خلیفہ ثانی خوش وخرم ہیں اور بیماری کمزوری کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالے کے حضور دست بدعا ہیں قادیان میں خیریت ہے۔ قوی ترکیب میں بیچین ہیں۔

اٹلی اور رومانیا کی شرکت جنگ کا احتمال :۔ اخبار سٹیٹسمین میں مندرجہ ذیل تار شائع ہوا ہے۔ جنگ میں اٹلی و رومانیا کی شرکت اب محض وقت کا سوال رہگیا ہے جس کا ابھی سے اثر پڑنے لگا ہے۔ لائڈز میں آج رومانیا کے چھ ماہ کے اندر جنگ میں شرکت کے بارہ میں ۸۰ گنی فیصدی پر بیمہ کیا گیا۔ اور اٹلی کے متعلق علے ہذا القیاس شمولیت جنگ کا بیمہ ۷۰ فیصدی پر ہوا۔ اٹالوی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ اسٹریا کاریگر اطالوی سرحد پر شب و روز جنگی مدافعت کے سامان تیار کرنے اور استحکامات بنانے میں مصروف ہیں۔

والی بصرہ کی کہانی ا۔ ۱۷ جنوری کو جو ترکی قیدی یہاں پہنچے ہیں ان میں والی یا گورنر بصرہ بھی ہے۔ یہ ملاقاتیوں سے انگریزوں سے شکست کہانیکی کیفیت بیان کرنے نہیں ہچکچاتا۔ اس کا بیان ہے کہ برٹش حملہ سے پیشتر قسطنطنیہ سے مجھے یقین دلایا گیا تھا۔ ترکی انگلستان کے خلاف اعلان جنگ نہ دیگی۔ ترکی وانگلستان میں اعلان جنگ کے بعد مجھے بصرہ کی کمزوری کا احساس ہوا۔ بنابریں میں نے اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔ کیونکہ مقابلہ میں محض جانوں کا اتلاف نظر آیا۔ جس سے کوئی فائدہ مترتب ہوتا نہ تھا

گورنر تبریز کا بیان ا۔ شجاع الدولہ سابق گورنر تبریز و کمانڈر سپاہ آذربائیجان زخمی ہوکر طفلس پہونچا ہے اس کا بیان ہے کہ ایرانی حکام جرمن حملہ آوروں سے رشوت لیکر جہاد کے بہانہ سے ایرانی کردوں سے مل گئے۔

۸۰ ترکی جہازات غرق کردیئے گئے بحیرہ اسود میں روسی بیڑے نے ۸۰ ترکی جہازات جو اناطولیہ میں ترکی سپاہ کیلئے کمک لے جا رہے تھے غرق کردیئے۔

تبریز پر ترکی تصرف ۔ پاؤنیر لکھتا ہے کہ تبریز جس پر ترکوں نے قبضہ کیا ہے۔ آذربائیجان کا دار الصدر ہے۔ آذربائیجان ایران کا نہایت زرخیز صوبہ ہے اس قدر کم خبریں ملتی ہیں کہ آذربائیجان کی موجودہ کیفیت کا سمجھنا موزوں کرنا مشکل ہے صوبہ ہذا مغرب میں ٹرکی اور شمال میں روسی علاقہ سے ملا ہوا ہے ترکی کردقدیم سے صوبہ ہذا میں چھاپے مارتے چلے آئے ہیں۔

آغاز جنگ سے پیشتر اردبیل اردبیہ جو سرحد سے ۳۰ میل ایران کے اندر واقع ہے روسی سرحد اور تبریز میں مختصر روسی دستہ قیام امن کی غرض سے موجود تھے ترکوں کی باقاعدہ سپاہ بھی وقتاً فوقتاً مشرق میں ایرانی علاقہ کیطرف پیشقدمی کرتی رہی چنانچہ سرحدی کمیشن جس میں چند انگریز افسر بھی تھے حال ہی میں حد بندی کا کام کرکے فارغ ہوئے تھے کہ ترکی نے بتائید جرمنی و آسٹریا جنگ میں شرکت کا اعلان کردیا۔ نومبر میں مسموع ہوا تھا کہ جرمنی اور نوجوان ترکوں نے ایرانیوں کو روسیوں کے خلاف بھڑکانے میں سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ انہوں نے ایرانی کردوں کے لیڈروں کو اپنی طرف مایل کرنے میں سعی کی مگر کامیابی نہوئی پر امن وسایل کو یوں سرسبز نہ دیکھکر اب ترکوں نے زور و تشدد سے کام لینا شروع کیا ہے۔ جس میں وہ گویا خود اپنے لئے اضافہ مشکلات کا باعث ہوں گے تبریز پر تسلط کی وجہ سے گزشتہ دو ہفتوں میں گورنمنٹ ایران کو دو مرتبہ بالعموم سے شکایات کرنی پڑی

ایک مقام سے فرنچ مراجعت ا۔ مرکز میں بہ شمال و مشرق سوئسنز سختی سے جنگ ہوئی۔ فرنچ ایک مقام پر جگہ چھوڑنے اور ایسن کو پھر عبور کرنے پر مجبور ہوئے۔ کیونکہ دشمن کو بہت بڑی کمک پہنچ گئی تھی۔

فرنچ تسلط ا۔ فرانس نے ۸ جنوری کو کوہ نمبر ۱۳۲ فتح کرلیا جو سوئسنز کے شمال میں ۲ میل کے فاصلے پر ہے۔ نیز جرمن خندقوں کی تین لائنیں چھین لیں اور تین جرمن جوابی حملے پسپا کئے۔

جارحانہ حملے ۔ جرمنوں نے بہ تعجیل کمک طلب کی اور دوشنبہ گذشتہ سے جارحانہ پہلو اختیار کرکے کوہ ۱۳۲ اور قلعہ پریئر جو ایک میل مشرق میں واقع ہے سخت حملے کئے سہ شنبہ کو فرنچ دونوں مقامات سے کسیقدر پیچھے ہٹ گئے۔ اور دریا کی طغیانی کی وجہ سے جو ان کے رسل و رسائل کے راستے کو معرض خطرہ میں ڈالنے کی دھمکی دے رہا تھا جنوب ایسن میں مورچہ بند ہونے پر مجبور ہوئے۔ خود قیصر جرمنی بھی اس حملے کے موقعہ پر موجود تھا۔

برٹش کامیابی ا۔ انگریزوں نے شاندار لڑائی کے بعد لاٹبی کے متصل جرمن مورچہ کو مسخر کرلیا۔

روسی پیشقدمی روسیوں نے نووو جیولا کے شمال میں پیشقدمی کرکے میون میری پر قبضہ کرلیا جو جرمن قلعہ تھا۔ ران کے مشرق میں ۵ میل کے فاصلہ پر ہے

جرمن ادعائے فتح ا۔ سوئسنز کے متصل جرمن بہت بڑی فتح حاصل کرنے کا ادعا کرتے ہیں حالانکہ یہ فرنچ پیشقدمی کو روکنے سے بڑھکر کوئی اہم واقعہ نہیں وہ لائن سے تین میل اس مقام پر لوٹ آنے پر مجبور ہوئے کہ جہاں سے دو ہفتہ پیشتر انہوں نے جارحانہ حملے شروع کئے تھے۔ مگر اس سے سپاہ فرانس کو کوئی بڑا چشم زخم نہیں پہونچا

جنگ قفقاز ۔ قفقاز میں معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کو بھاری شکست ہوگئی ہے سختی سے روسی پیشقدمی کی مراجعت کر رہے ہیں۔ شکست یافتہ ترکوں کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

جرمن وحشت روسی صیغہ خارجہ نے آغاز جنگ میں جرمنی میں روسی قیدیوں سے بدسلوکی کے بارہ میں ہولناک بیان شایع کیا ہے۔ ایک روسی نیر کو برہنہ کرکے قیدخانہ میں بھیجا گیا۔ روسی سیاح مراشی کے ریلوے چھکڑوں اصطبلوں اور سور خانوں میں بھر دیئے گئے عورتیں اور بچے جو عموماً بیمار تھے اکثر تیز رفتاری سے بازاروں میں لیجائے گئے۔ جن میں سے کئی ضعف و ناتوانی سے گر پڑے۔ روسی اکثر کئی کئی روز تک غذا پانی سے محروم رہے۔ ایک موقعہ پر ۶۰ روسیوں کو جن میں ۲۵ عورتیں تھیں ۷۰ گھنٹوں میں صرف ایک مرتبہ ریلوے گاڑیوں سے نکلنے کی اجازت دیگئی۔ یہ بدسلوکی بہت سی اموات کا باعث ہوئی اور کئی ایک کے حواس میں فتور آگیا۔

بم اندازی :۔ پولس نے پیرس میں روشنی کم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تاکہ آلات پرواز کو بم اندازی کا موقعہ نہ ملے۔

قفقاز میں معرکہ آرائی ۔ پیٹروگراڈ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ اردگان میں لڑائی روسیوں کی تائید میں نشو و نما پا رہی ہے۔ جنہوں نے ترک سپاہیوں سے زیادہ ان کے افسر گرفتار کئے ہیں۔

جرمن حملوں کی پسپائی ۔ پیٹروگراڈ روسی مراسلت مظہر ہے کہ روسی سپاہ نووو جیولا کے دہنے کنارے پر جرمن رسالہ وغیرہ کو تھارن کی طرف پسپا کر رہی ہے۔ یہ مغرب میں ۴۰ میل کی مسافت پر ہے۔ دشمن نے دریائے راوا کو عبور کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اور شمال کی طرف مراجعت کر رہا ہے۔

اٹلی کا ہولناک زلزلہ :۔ روما شاہ و کنگ حکام اور جنہوں نے زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ کیا ہے ظاہر کرتے ہیں کہ زلزلہ مذکور مسینا کے زلزلہ سے بھی زیادہ ہولناک تھا۔ ویزا کی آبادی میں سے صرف تین فیصدی آدمی بچے ہیں

گورنمنٹ انگلستان نے بذریعہ تار زلزلہ زدگان اٹلی سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔

...لی ممیرا اور ہیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ہیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے ۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بہت مفید ہے ۔ یہ سرمہ دھند جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال ۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عا/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عہ/ اصلی ممیرا قیمت غہ/ روپیہ فی تولہ

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں ڈالا جاوے یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے اور مجرب ہے

KHILAFAT LIBRARY

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے: مقوی جمیع اعضا و نافع ہر ... مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں

قسم اول عہ/ فی تولہ قسم دوم ۸/ فی تولہ

کلاہ اور لنگیاں

ہر قسم کی لنگیاں ۔ مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ سفید ماشی ریشمی اور سوتی لنگی صافے سفید اور بادامی مع لٹ ... ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

(المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور)

اگر آپ

عہ۸

اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلا دیں ۔ پیدائش کے وقت سے لیکر ہوشیار ہونے تک دوا ایکساں فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونیکی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں آپ بھی بچوں کو استعمال کرا کے آزمایش کو دیکھیے

قیمت فی شیشی ۱۲/

محصول ڈاک ۴/

KHILAFAT LIBRARY

... بیماریوں کو شرطیہ دور کرنیوالا بےنظیر اور لاثانی تریاق نایاب الجن

امرائے عظام سے اصلی قیمت پچاس روپیہ فی تولہ ۔ عوام سے برائے نام قیمت صرف پانچ روپیہ فی تولہ (ضمیمہ) نایاب الجن کا ہر ایک گھر میں موجود رکھنا فرض ہے کیونکہ اس کے استعمال سے بچہ سے بوڑھے تک کی آنکھوں میں کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا ۔ بیمار آنکھوں کو ایک ہی سلائی سے اول ہی روز آرام دیتا ہے اور سالہا سال کی شدید اور رانے علاج مرضوں کو آن کی آن میں دور کرنا شروع کر دیتا ہے اور چند ہی روز میں گلی سڑی آنکھوں کو موتی کی طرح خوبصورت بنا دیتا ہے اگر آپ ڈاکٹری یونانی وید کی علاج سے مایوس ہو چکے ہیں تو نایاب الجن کو منگا لیں انشاء اللہ آپ ضرور ہی صحتیاب ہو جائینگے بالکل مل اور اکمل دوا ہے جس سے یقیناً صحت ہو جاتی ہے زود اثر ایسا ہے کہ ایک ہی سلائی سے آرام آ جاتا ہے ہزارہا مریض جو برسوں سے کیات کے گھیرے پڑے تھے نایاب الجن کے استعمال سے صحتیاب ہو گئے اگر آپ ہزاروں روپے خرچ کر ڈالیں تب بھی آپ کو ایسی مفید اور زود اثر دوا دستیاب نہیں ہو سکیگی ہر قسم کے سرمے اس کے سامنے ہیچ ہیں ۔ نایاب الجن آنکھوں میں لگتا نہیں بلا کسی قسم کی تکلیف اور مشقت کے آنکھوں کو درست کر دیتا ہے اور آنکھوں کو روشن کر دیتا ہے اعلیٰ درجہ کا زود اثر ہے ۔ آپ یہ خیال نہ فرماویں کہ اشتہار باز اکثر ایسی جھوٹی تعریفیں لکھدیا کرتے ہیں ۔ آپ یقین جانیں کہ میں خدا کے فضل سے ان جھوٹے اشتہار بازوں میں سے نہیں ہوں بفضلہ تعالیٰ راست بولنے والا ہوں اور میں اپنی کسی دوا کی جھوٹی تعریفیں کرنیوالے کو (جن کا اصلی مقصد دھوکا بازی ہوتا ہے) بے ایمان حرام خور اور کمینہ کمینہ ××× سمجھتا ہوں ۔ ناظرین صاحبان نایاب الجن کو ضرور منگا کر استعمال فرماویں پھر اگر کوئی یہ ثابت کر دے کہ فلاں مشہور سرمہ بھی اس کے برابر مفید ہے تو دوست کو ملکہ ... انعام دیا جائیگا ۔ اور اگر کوئی ۳۷ بیماریوں میں سے صرف پانچ پر ہی غیر مفید ثابت کر دے تو اس کو بھی یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا ہر ایک مزاج کے موافق شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے اسلئے تمام ہندوستان میں مقبول ہو گیا ہے مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جن سے میں نایاب الجن کی تعریف کا حق ادا کر سکوں

ان بیماریوں کو دور کرنیمیں نظیر نہیں رکھتا (۱) شیر خوار بچوں کی آنکھوں کا دکھنا (۲) پانی بہنا (۳) جوانوں کی آنکھوں کا دکھنا (۴) پانی بہنا (۵) ککرے (۶) آنکھ درد (۷) ورم پلک (۸) ورم چشم (۹) ٹیس (۱۰) سرخی چشم (۱۱) ابتدا موتیا بند (۱۲) ناخنہ (۱۳) ضعف نگاہ (۱۴) ایک چیز کا دو دکھائی دینا (۱۵) پانی بہنا (۱۶) آنکھوں کا پر آب رہنا (۱۷) آنکھوں کا ہمیشہ دکھتے رہنا (۱۸) ابتدا اڑ بال (۱۹) رتوندا (۲۰) پلکوں کا گلنا (۲۱) پلکوں کے بالوں کا گر جانا (۲۲) خارش چشم و پلک (۲۳-۲۴) پیپ نکلنا پلکوں کا آپس میں چمٹنا (۲۵-۲۶) آنکھ کا پلک کے چپٹنا (۲۷) جلن (۲۸) پلکوں کا موٹا ہو جانا (۲۹) استرخا چشم (۳۰) استرخا پلک (۳۱) آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا (۳۲) روشنی سے آنکھوں کا نہ کھلنا (۳۳) جالا (۳۴) پھولا (۳۵) دھندہ (۳۶) غبار (۳۷) آنکھوں کا کام کرنے سے تھک جانا ۔ وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے ۔ امرائے عظام سے اصلی قیمت پچاس روپیہ عوام سے بلحاظ فواید منفعت قیمت برائے نام صرف پانچ روپیہ فی تولہ

ملنے کا پتہ :- حکیم بصری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات و نایاب الجن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی سنہ ۱۹۱۵ء

کی بلاقیمت جنتری

نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے جس کا کاغذ خوشخط اور سندر لکھائی اور چھپائی بھی صاف ہے۔

یہ جنتری بلاقیمت و محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں پہونچے گی

یہ جنتری بہت عمدہ ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ ۔ اسٹریٹ کلکتہ

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین اسکے استعمال سے قوۃ باہ و امساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی یہ بیش بہا طلا ہم آزمایشاً ایک شیشی صرف ۳/ کو دیدیتے ہیں معجون طلسمی اسکے استعمال سے رقت سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلیٰ درجہ کی قوۃ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عہ/ طلائی طلسمی یہ ان لوگوں کو دیتا ہے جو اپنی قوۃ زایل کر چکے ہوں خواہ کسی باعث سے ہو ۔ اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ/

سرمہ سلیمانی اس کے استعمال سے دھندہ ۔ جالا ۔ پھولا ۔ اور ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸/

سنون دندان ۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا قیمت فی بکس ۴/

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلبگڑھ ضلع دہلی)